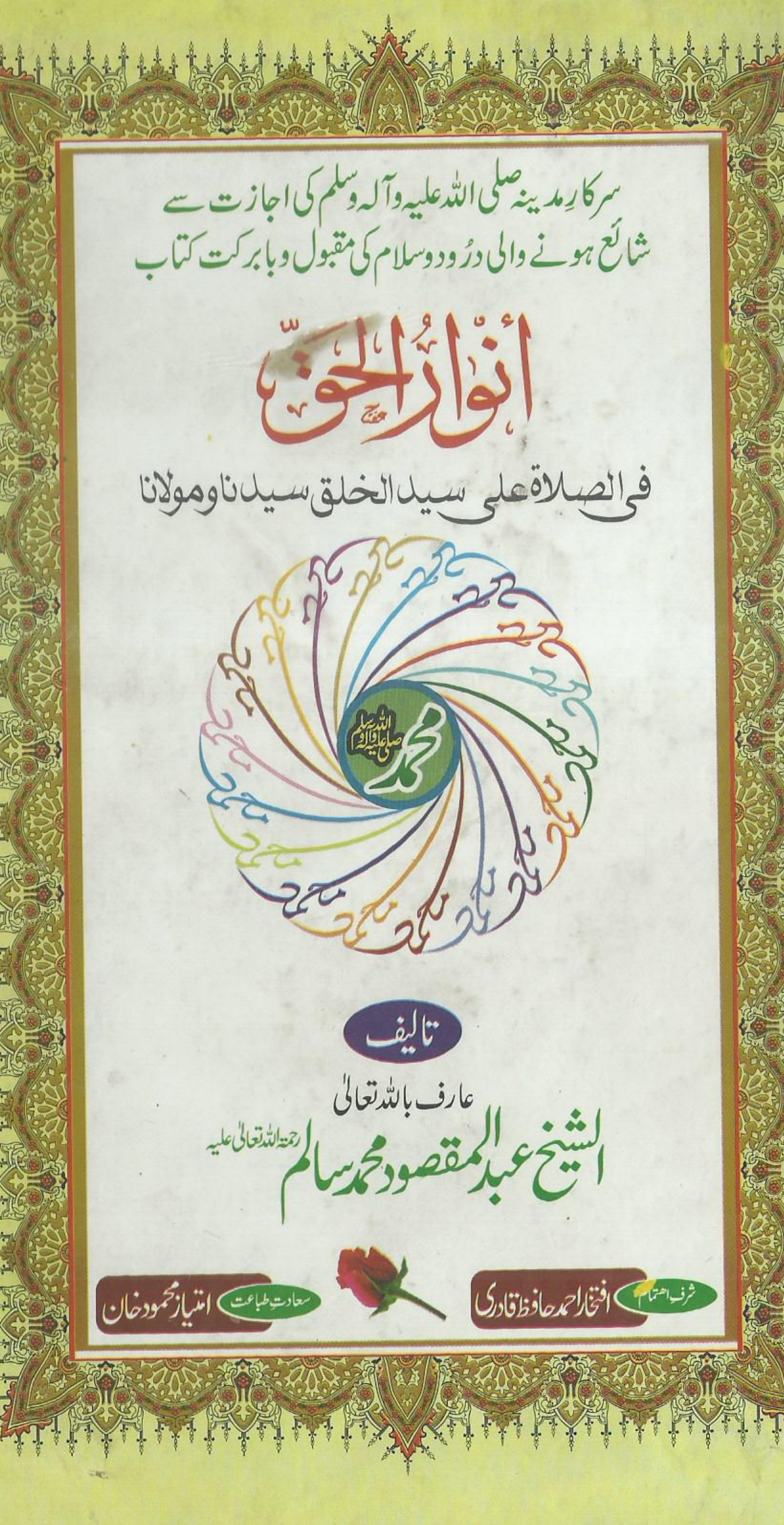


سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے
شائع ہونے والی درود وسلام کی مقبول و بابرکت کتاب
أنوار الحق
فی الصلاۃ علی سید الخلق سیدنا ومولانا
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تالیف
عارف باللہ تعالیٰ
الشیخ عبد المقصود محمد سالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
شرف اہتمام
افتخار احمد حافظ قادری
سعادت طباعت
امتیاز محمود خان

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله سبحانه وتعالى

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا





اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النُّوْرِ الذَّاتِى وَالسِّرِّ السَّارِىْ فِىْ سَائِرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ

مختصر معلوماتِ کتاب

نام کتاب .... انوار الحق فی الصلاۃ علی سید الخلق سیدنا و مولانا محمد ﷺ

موضوع .... دُرود و سلام

مؤلف .... حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ

شرفِ اہتمام طباعت ..... افتخار احمد حافظ قادری، راولپنڈی۔

سعادت طباعت ونشر .... امتیاز محمود خان، سیالکوٹ

کمپوزنگ وگرافکس ...... عاطف اقبال/ ولید اخلاق

تاریخ اشاعت .... مئی 2010ء/ جمادی الاول 1431ھ

تعداد اشاعت .... 1000 (ایک ہزار)

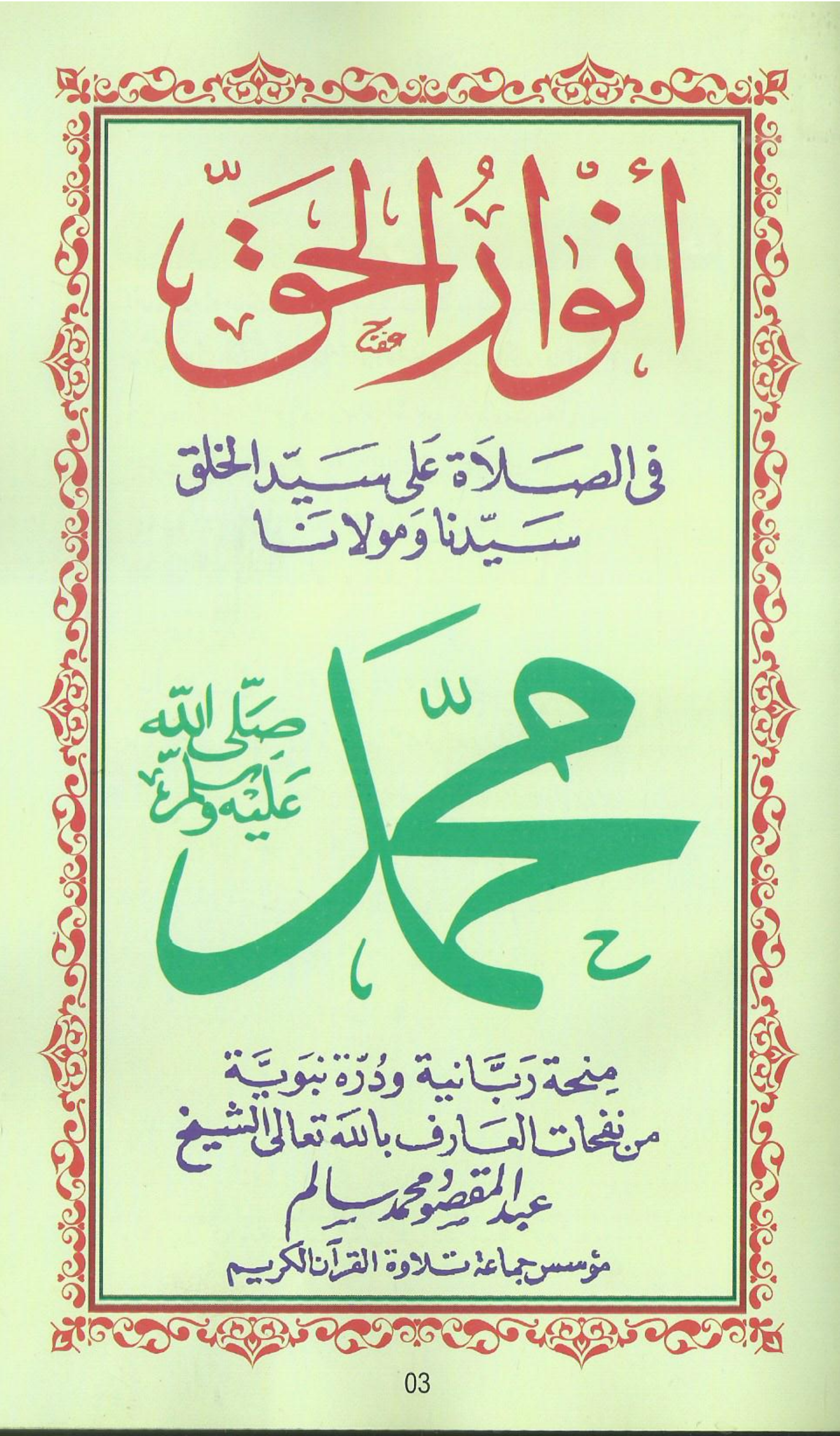
ہدیہ کتاب .... کثرت سے دُرود وسلام کا وِرد اور دُعائے بخشش ومغفرت بحق اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یاارحم الراحمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب ہٰذا کا اجر وثواب ان تمام مذکورین کو عطا فرما

☆ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے لے کر فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ تک تمام اُمت مرحومہ

☆ تمام مؤمنین ومؤمنات، مسلمین ومسلمات جو ازل سے ابد تک تیرے علم میں ہیں

☆ کتاب ہٰذا کی نشر واشاعت کرنے والوں اور جملہ معاونین کے آباؤ اجداد، اولین تا آخرین مرد وزن، تمام اساتذہ ومشائخ دوست واحباب اور اعزاء واقارب



أنوار الحق

فى الصلاة على سيد الخلق
سيدنا ومولانا

محمد صلى الله عليه وسلم

منحة ربانية ودرة نبوية
من نفحات العارف بالله تعالى الشيخ
عبد المقصود محمد سالم
مؤسس جماعة تلاوة القرآن الكريم

فہرست

عنوان — صفحہ

انعامات وفیوضاتِ دُرودوسلام

سیدی امام عبدالوہاب شعرانی قُطبِ ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرودوسلام پڑھنے کو اپنا وظیفۂ جان بنالو، کیونکہ دُرودِ پاک ہی سب سے افضل اور قیمتی خزانہ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت خضر علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ میں ہر روز صُبحِ صادق سے طلوعِ آفتاب تک سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہدیۂ دُرودوسلام پیش کروں، میں نے جب اِس پر عمل شروع کیا تو مجھے اور میرے احباب کو دنیا وآخرت کے وہ انعامات وفیوضات حاصل ہوئے جن کا شمار نہیں اور اتنی وسعتِ رزق ہوگئی کہ اگر تمام اہلِ مصر بھی میرے افرادِ خانہ ہوتے تو تب بھی مجھے اُن کا کوئی فکر نہ ہوتا۔

مزارِ مُبارک سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ



قاہرہ، مصر

وجہ تخلیقِ کائنات، سید الاولین والآخرین، حبیب رب العالمین، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ مبارک بغیر کسی وقفہ کے جاری وساری ہے اور بلند سے بلند تر ہو رہا ہے کیونکہ اِس کا وعدہ خود ربُ العالمین جل جلالہ نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اِس طرح فرمایا ہے کہ ”اے حبیب! ہم نے آپ کو ذکر کو بلند کیا“۔ خوش نصیب وسعادت مند ہیں وہ ایمان والی شخصیات جو کسی طور بھی اِس ذکرِ مبارک کو بلند کرنے میں شمولیت کا شرف حاصل کرتی ہیں۔

دُرود وسلام کے موضوع پر شروع سے ہی کتابیں مرتب ہونا شروع ہوئیں، ہو رہی ہیں اور انشاء اللہ العزیز یہ سلسلہ تا ابد جاری رہے گا۔ لیکن ان میں کچھ کتابیں ایسی بھی ہیں جن کو لازوال شہرت اور بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قبولیت کا شرف حاصل ہوا۔ اس کی وجہ یا تو یہ کتابیں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم مبارک پر تحریر ہوئیں، یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی اشاعت کی اجازت فرمائی، یا اِن بابرکت کتابوں کو پڑھنے کی خود اجازت فرمائی، یا آپ نے ان کتابوں کے پڑھنے والوں کی ضمانت کا وعدہ فرمایا۔ اِن میں دلائل الخیرات شریف (مصنف سیدی محمد سلیمان الجزولی الشاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)، التفکر والاعتبار فی فضل الصلاۃ والسلام علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مصنف سیدی احمد بن ثابت المغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)، اوائل الخیرات (مصنف حضرت محمد عبدالغفور خان نامی رحمۃ اللہ علیہ)، حضرت علامہ یوسف اسماعیل النبہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جملہ کتب، انوار الحق فی الصلاۃ علی سید الخلق سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مصنف الشیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ) سرفہرست ہیں۔ اِن سطور میں مؤخر الذکر کتاب ”انوار الحق“ اور اُس کے مصنف کا مختصر الفاظ میں تذکرہ مقصود ہے۔

عارف باللہ تعالیٰ الشیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ

ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں مقبول شخصیت ولی کامل حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالاتِ زندگی

ملک مصر کے ولی کامل حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ مقبول شخصیت ہیں جو روزانہ 14000 مرتبہ دُرود وسلام کا نذرانہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں پیش فرماتے۔ آپ ایک متقی، عبادت گزار بزرگ، ولی کامل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اسیر، مداحِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خادم قرآن پاک ہو گزرے ہیں۔ حضرت شیخ

نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "**فی ملکوت اللہ مع اسماء اللہ**" میں اپنے مختصر حالاتِ زندگی خود تحریر فرمائے ہیں۔ اسی طرح آپ کے جانشین و خلیفہ حضرت محمد محمود عبد العلیم نے بھی آپ کے کچھ حالاتِ زندگی حضرت شیخ کی کتاب "**راحۃُ الارواح**" میں درج کیے ہیں۔ اس وقت یہ دونوں کتابیں اس بندہ کے زیرِ نظر ہیں اور انہی سے حضرت شیخ کے احوال قارئین کی نذر ہیں۔

حضرت شیخ عبد المقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بوقت فجر بروز سوموار شریف گیارہ محرم الحرام 1317ھ بمطابق 22 مئی 1899ء ملک مصر کے ایک شہر "**الزقازیق**" کے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوا۔ میری پرورش حالتِ یتیمی میں ہوئی اور میں نے ایک دن بھی یہ نہیں کہا کہ اے میری ماں! یا اے میرے باپ! بلکہ میں ہمیشہ یہ کہتا "**یا ربّاہ، یا ربّاہ**" اے میرے رب، اے میرے رب اور مجھے اس کلمہ کی برکت سے کبھی یہ احساس نہیں ہوا کہ میں یتیم ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں مصری پولیس میں بطور سپاہی خدمات سرانجام دیتا تھا اور اپنی طویل نوکری کے دوران مجھے جو سورتیں زبانی یاد تھیں ان کی تلاوت کیا کرتا۔ ایک رات مجھے "**سلسلہ بیومیہ**" کے سرخیل حضرت سیدی علی نور الدین البیومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا "**اقراء القرآن الکریم**" کہ تم قرآن پاک کی تلاوت کیا کرو۔ پھر میں نے کچھ اور سورتیں یاد کیں اور اُن کی تلاوت میں مصروف رہتا۔ تلاوتِ قرآن پاک کے ساتھ **اسماء الحسنیٰ** کا وِرد کرتا، حتیٰ کہ ایک ایک اسم مبارکہ کا ایک ایک لاکھ مرتبہ وِرد کرتا۔

مزارِ مبارک حضرت سیدی علی نور الدین البیومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قاہرہ، مصر



حضرت شیخ عبد المقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت علامہ یوسف اسماعیل النبہانی سے نہایت عقیدت و محبت تھی۔ اُن کی تصانیف کا مطالعہ فرماتے۔ آپ کو اسمائے ادریسیہ کی اجازت حضرت علامہ یوسف اسماعیل النبہانی سے حاصل ہوئی اور سلسلہ بیومیہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت شیخ عبد المقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ کو دُرود و سلام پڑھنے کا اِس قدر ذوق و شوق تھا کہ ہزاروں کی تعداد میں روزانہ دُرودِ پاک کا وِرد فرماتے۔ آپ کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھا اور اکثر خواب میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے فیض یاب ہوتے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بوقتِ زیارت سید الاولین والآخرین سے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "کیا آپ میری شفاعت کرنے والے ہیں؟ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تیری شفاعت کرنے والا اور تیرا ضامن بھی ہوں"۔

عارف باللہ حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے مجھے یہ توفیق حاصل ہوئی کہ میں نے سال 1944ء میں ایک ادارہ/انجمن بنام "**جماعة تلاوة القرآن الكريم**" قائم کیا جس کے اہم اغراض ومقاصد درج ذیل ہیں۔

۱- اجتماعی طور پر تلاوتِ قرآن پاک کا اہتمام، محافلِ ذکر اور محافلِ دُرود و سلام کا انعقاد

۲- تفسیر قرآن پاک اور اُس کی نشر واشاعت کا انتظام

۳- غریب خاندانوں کی مالی کفالت/مفلوک الحال لوگوں کیلئے کھانے پینے کی اشیاء کی فراہمی اور لباس کی تقسیم

۴- اہم دینی وقومی تہواروں پر غرباء کی نقد امداد

۵- بیمار اور نادار مریضوں کا علاج اور ادویات کی فراہمی

۶- حج وعمرہ اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کیلئے آسانی فراہم کرنا

حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکمِ مبارک کے مطابق محافل کی ترتیب اِس طرح ہوا کرتی کہ محفل کا آغاز سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے ہوتا، پھر دُرود وسلام پڑھا جاتا، اِس کے بعد حاضرین میں قرآن پاک کے پارے تقسیم کئے جاتے، ختم قرآن کے بعد تفسیر اور احادیث نبوی کا بیان ہوتا، اُس کے بعد ایک بار پھر بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دُرود وسلام کے گلدستے پیش کئے جاتے، پھر ذکر اور مسنون دعائیں پڑھی جاتیں اور محفل کا اختتام اسماء الحسنیٰ کی تلاوت سے ہوتا۔

حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفاتِ مبارک

عارف باللہ حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے توفیق عطا فرمائی کہ میں نے قرآن پاک کی کئی سورتوں کی تفسیر کی، اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اذکار مبارکہ پر مشتمل ایک کتاب "**قطف الازهار من رياض الاذكار**" پیش کی، پھر دُرود وسلام کے مقبول صیغوں پر مشتمل ایک کتاب "**انوار الحق فی الصلاة علی سيد الخلق سيدنا و مولانا محمد صلى الله عليه وآله وسلم**" تحریر کرنے کا شرف حاصل ہوا، اُس کے بعد اسماء الحسنیٰ المبارکہ کے اسرار ورموز اور فضائل پر ایک کتاب "**فی ملكوت الله مع اسماء الله**" تحریر کی اور "**راحةُ الارواح**" کے عنوان سے ایک کتاب تالیف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

بارگاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دُرود وسلام کی مقبول وبابرکت کتاب

انوار الحق فی الصلاۃ علی سید الخلق سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سال 1948ء میں مجھے ایک طویل خواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے فرما رہے ہیں کہ تو کیا چاہتا ہے؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ آپ اِن دُرودوں پر نظر فرمائیں جو میں نے آپ کی شان میں تحریر کئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے انہیں دیکھ لیا ہے۔ چند ماہ کے بعد دوبارہ

زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف حاصل ہوا، میں نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اِن دُرود پاک کی اشاعت کی اجازت طلب کی جس پر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "**اطبعھا**" کہ ان کو شائع کردو۔

حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ نے اِس بابرکت کتاب کے آخر میں "**قصۃ الصلوات**" کے نام سے عربی زبان میں طویل مقدمہ تحریر کیا ہے، جس میں دُرود وسلام کی اس بابرکت کتاب کا پس منظر اور اُس کی آئندہ اشاعتوں کی تفصیل بیان کی ہے۔ اِس عربی مقدمے کا اُردو ترجمہ بنام "**درود و سلام کے واقعات**" کتاب کے آخر میں پڑھنے کا شرف حاصل کریں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں کہ اِس دنیا میں کیسے کیسے اولیائے عظام تشریف لائے، اِس وقت بھی موجود ہیں اور انشاء اللہ العزیز ہمیشہ موجود رہیں گے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی سرزمین کسی بھی وقت اور کوئی بھی مقام ان کے وجود سے خالی نہیں ہوتی۔

فارض الله لا تخلوا من عباده الصالحين في كل زمان و مكان

اس بندۂ ناچیز کو مدینہ طیبہ طاہرہ کی سرزمینِ مقدس میں ایک مدنی حسینی سید زادے الشیخ علوی بافقیہ مدظلہ العالی نے کتاب مذکورہ کے 21 ویں ایڈیشن کا ایک نسخہ عطا فرمایا۔ یہ بابرکت ومقبول کتاب متعدد بار شائع ہوکر عرب وعجم میں تقسیم ہوئی۔

بحمد اللہ! سرزمین پاکستان کے عشاقان ومحبان سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس مقبول کتاب کو کئی بار شائع کروانے کی سعادت حاصل کی، کر رہے ہیں اور انشاء اللہ العزیز یہ عظیم شرف حاصل کرتے رہیں گے۔ محترمی جناب محمد منشاء تابش قصوری مدظلہ العالی کی مہربانی سے ان اشاعتوں کے جو نسخے اس بندہ کے پاس پہنچے اُن کے مطابق:-

۱- کتاب مذکورہ، پہلی بار 1982ء میں اردو ترجمہ کے ساتھ انجمن خدام امام احمد رضا، لاہور نے شائع کیا۔

۲- دوسری بار 1991ء میں اردو ترجمہ کے ساتھ الحاج پیر بہاء الدین ہاشمی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے شائع کروایا۔

۳- تیسری بار مذکورہ بالا ایڈیشن آرٹ پیپر اور خوبصورت جلدی بندی کے ساتھ شائع ہوا۔

۴- چوتھی بار 1992ء میں صرف عربی متن، ادارہ معارف نعمانیہ، لاہور نے شائع کیا۔

۵- ایک بار رضا اکیڈمی، لاہور نے بھی اس کتاب کو شائع کیا۔

کتاب مذکورہ کا اردو ترجمہ کرنے کی سعادت حضرت مولانا سید محمد محفوظ الحق مدظلہ العالی کو حاصل ہوئی اور اشاعتوں کی سعی وکوشش کا سہرا حضرت مولانا محمد منشاء تابش قصوری کے سر ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے جو ان اشاعتوں میں کسی بھی طور شامل رہے اور جو اس دنیا سے جاچکے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی بخشش ومغفرت فرمائے اور ہم سب کا بھی خاتمہ ایمان اور خیر پر فرمائے۔ (آمین)

کتاب انوار الحق کے علاوہ اس بندہ کے پاس حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ کی دو اور بابرکت کتابیں موجود ہیں ان کا مختصر تذکرہ بھی قارئین کی نذر ہے۔ بندہ کی معلومات کے مطابق اب تک پاکستان میں نہ تو ان دونوں کتابوں کا ترجمہ ہوا اور نہ ہی اب تک شائع ہوئی ہیں۔ محبت وذوق وشوق والے احباب اس طرف ضرور توجہ فرمائیں۔

حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ کی اسماء الحسنیٰ پر مقبول و بابرکت کتاب

حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب "فی ملکوت اللہ مع اسماء اللہ" میں فرماتے ہیں کہ یہ کتاب میرے 20 سالہ غور وفکر کا نتیجہ ہے اور یہ وہ کتاب ہے کہ جس کی اشاعت کا حکم خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ 20 شعبان 1374ھ بمطابق 13 اپریل 1955ء مجھے خواب میں سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اس کتاب کی اشاعت کی اجازت فرمائیں جس پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتاب کی اشاعت کی اجازت مرحمت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا "اطبع اسماء اللہ" کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسمائے مبارکہ کو شائع کردو۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت پر شائع ہونے والی حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم کی کتاب "راحۃُ الارواح"

حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ شیخ محمد محمود عبدالعلیم کتاب "راحۃُ الارواح" میں فرماتے ہیں کہ یہ کتاب مبارک حضرت شیخ کی حیات مبارکہ میں مکمل ہو چکی تھی اور اس کی اشاعت کیلئے دنیاوی اسباب بھی میسر تھے۔ لیکن حضرت شیخ اپنی باقی کتابوں کی طرح اس کتاب کی اشاعت کیلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت کے منتظر تھے حتیٰ کہ بارگاہِ رب العزت میں آپ کی حاضری کا بلاوا آ گیا اور یہ کتاب حضرت شیخ کی حیات میں شائع نہ ہوسکی۔ حضرت شیخ محمد محمود عبدالعلیم فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ کے وصال کے ایک سال بعد مجھے آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کتاب کی طباعت کی اجازت فرمائی جس کے بعد یہ کتاب منظر عام پر آئی اور اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو کر محبان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ چکے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ کتب پڑھنے اور اشاعت کی اجازت

عارف باللہ تعالیٰ حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ نے اہل محبت و اہل ذوق وشوق حضرات کو اپنی جملہ کتب پڑھنے کی اجازت فرمائی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے ان کتابوں کی نشر و اشاعت کی بھی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

اجازت نامہ "**کتاب ملکوت اللہ مع اسماء اللہ، ساتواں ایڈیشن صفحہ 140**" پر اس طرح درج ہے۔

فَقَدْ اُذِنْتُ بِطَبْعِ جَمِیْعَ مَطْبُوْعَاتِی اِبْتَغَاءً مَرْضَاةِ اللّٰهِ
كَمَا اُذِنْتُ بِقِرَاءَ تِهَا لِمَنْ هُوَ اَهْل" لَهَا

وصال حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم کو وفات سے چند روز قبل خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا جس میں آپ کو اپنا مدفن مکمل فرمانے کا حکم ارشاد ہوا۔ کچھ دنوں بعد حضرت شیخ کو ایک بار پھر زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سعادت حاصل ہوئی جس میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بوسہ دیتے ہوئے عنقریب ملاقات کی بشارت دی اور بالآخر یہ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وولی کامل جمعۃ المبارک 26 شعبان 1397ھ بمطابق 11 اگست 1977ء بارگاہِ رب العزت میں حاضری کیلئے پیش ہو گئے اور قاہرہ (مصر) میں مسجد امام شافعی کے قریب امیر سیف الدین کے پہلو میں اپنے پُر انوار مزارِ مبارک میں دفن کیے گئے۔

الشیخ محمد محمود عبدالعلیم
جانشین وخلیفہ حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ



حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد الشیخ محمد محمود عبدالعلیم آپ کے جانشین وخلیفہ ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت شیخ کی خدمت میں 20 سال گزارنے کا شرف حاصل ہوا اور میں نے ہمیشہ آپ کے دستِ مبارک سے خیر ہی خیر کا مشاہدہ کیا۔ حضرت شیخ محمد محمود عبدالعلیم تحدیث نعمت کے طور پر فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف حاصل ہوا، آپ کے دائیں جانب سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہیں، میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک میں اپنا ہاتھ رکھا اور کہا "**یا سیدی یا رسول اللہ لقد عیننی عمی الشیخ عبدالمقصود خادماً لک**" کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے شیخ عبدالمقصود محمد سالم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم مقرر کیا ہے، جس پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا "**و انا قبلت و رضیت**" کہ میں نے قبول کیا اور راضی وخوش ہوں۔

حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین وخلیفہ حضرت الشیخ محمد محمود عبدالعلیم فرماتے ہیں کہ سال 1995ء میں انجمن تلاوۃ القرآن کی مالی حالت بالکل ابتر ہوگئی۔ مجھے بہت زیادہ فکر و پریشانی لاحق ہوئی کہ کس طرح سے یہ خطیر اخراجات پورے ہوں گے۔ انہی پریشانی کے ایام میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ پر انتہائی کرم فرماتے ہوئے مجھے اپنی زیارتِ مبارکہ کا شرف بخشا اور ارشاد فرمایا کہ ''کیا ان اخراجات کی ذمہ داری تمہاری انجمن کی ہے؟ بلکہ میں خود ان کا ذمہ دار ہوں'' اور یہ جملہ مبارک تین بار ارشاد فرمایا ''انا الضامن، انا الضامن، انا الضامن'' کہ میں ذمہ دار ہوں، میں ذمہ دار ہوں، میں ذمہ دار ہوں۔

حضرت الشیخ محمد محمود عبدالعلیم فرماتے ہیں کہ اس خواب کے بعد چاروں اطراف سے خیرات وبرکات کے دروازے کھل گئے اور جتنی ہماری ضرورت تھی اس سے بڑھ کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں عطا فرمایا اور ہماری تمام پریشانیاں حل ہوگئیں۔

حضرت الشیخ محمد محمود عبدالعلیم فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب بنام ''سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' تحریر کی جس کی تکمیل پر سال 1999ء کے اواخر میں مجھے زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف حاصل ہوا، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے فرما رہے ہیں ''العم الشیخ عبدالعلیم'' میں نے جواب دیا ''خادمک یا سیدی یا رسول اللہ'' یا سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آپ کا خادم عبدالعلیم ہے۔

قارئین کرام! اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ التفات کے صدقے حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم کی بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں درُود وسلام کی مقبول کتاب ''انوار الحق'' کو احسن انداز میں شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے اور اِس حسین وجمیل طباعت کی سعادت میرے ایک محبّ ومشفق جناب امتیاز محمود خان صاحب کو حاصل ہو رہی ہے گو کہ جناب نے مجھے منع فرمایا تھا کہ کسی طور بھی اُن کا ذکر نہ کیا جائے لیکن ''من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ'' ''جو خلق خدا کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ رب تعالیٰ کا شکر کس طرح ادا کرے گا''؟ کے مطابق میں اُن کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ اتنی شاندار اور اعلیٰ طباعت پر اُنہیں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اُنہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اُن کے دین ودنیا میں مزید ترقی وکامیابی عطا فرمائے۔ اِسی طرح محترمی جناب الشیخ یاسر محمود الشامی کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے قاہرہ (مصر) سے حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم اور دوسری نادر ونایاب تصاویر فراہم کیں۔

آخر میں دُعا ہے کہ درُود وسلام کے حوالے سے ہماری یہ قلیل سی کوشش سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں شرفِ قبولیت پا جائے اور ہم سب کی بخشش ومغفرت کا سبب بن جائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

11 ربیع الثانی 1431ھ
بمطابق 28 مارچ 2010ء

الفقیر الی اللہ و رسولہ
آپ کی دعاؤں کا محتاج
افتخار احمد حافظ قادری
بغدادی ہاؤس، افشاں کالونی، راولپنڈی کینٹ۔
فون 0344-5009536

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلا اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰه

لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ



مزارِ پُر انوار

العارف بالله المغفور له

الشيخ عبدالمقصود محمد سالم

مؤسس جماعة تلاوة القرآن الكريم

صاحب التفاسير و مؤلف انوار الحق و راحة الارواح والاذكار والتحصين

انتقل الى رحمة الله فى ليلة الجمعة٢٦ من شعبان١٣٩٧ ه الموافق

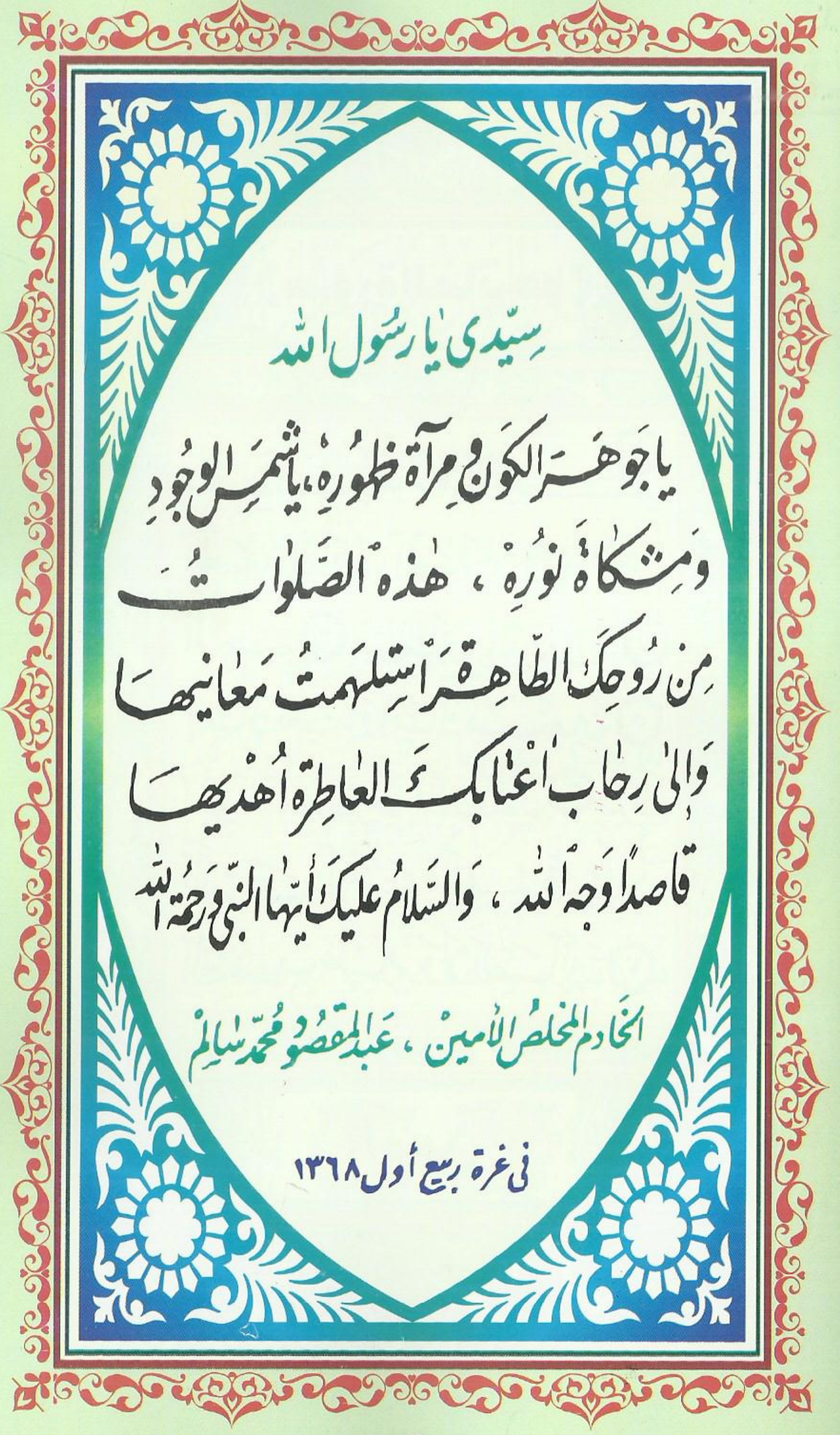
١١ اغسطس١٩٧٧م ((نسألك الفواتح والدعوات))

کتاب ''انوار الحق'' کے پڑھنے کی ترتیب

قارئین کرام! حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ نے درُود و سلام کی اِس بابرکت کتاب کو پڑھنے کی کوئی خاص ترتیب تو مقرر نہیں فرمائی سوائے اِس کے کہ کتاب کو سات ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو اِس اہم و بابرکت کتاب کے فیوضات و برکات حاصل کرنے کیلئے جملہ صیغہ ہائے درُود وسلام کو روزانہ پڑھا جائے۔ بصورتِ دیگر کم از کم ایک باب روزانہ درج ذیل ترتیب سے ضرور پڑھا جائے۔

باب نمبر	دن	صفحہ نمبر
1	سوموار شریف	25
2	منگل	34
3	بدھ	45
4	جمعرات	55
5	جمعۃ المبارک	64
6	ہفتہ	75
7	اتوار	86



سورۃ الفاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ② الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ③ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ④
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ⑤
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑥ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ⑦

آمین

باب نمبر 1 (سوموار شریف)

صلوات نور الیقین علی سید المرسلین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
فَتْحِ شُهُوْدِ ظُهُوْرِ تَكْوِيْنِ مَوْجُوْدَاتِكَ ، مَجْلٰى
أَسْمَائِكَ وَمَظْهَرِ صِفَاتِكَ ، الَّذِيْ خَلَقْتَهُ مِنْ
نُوْرِ ذَاتِكَ ، وَخَلَقْتَ مِنْ نُوْرِهِ جَمِيْعَ مَخْلُوْقَاتِكَ ،

جلال عرشك العظيم الذى كونته بجميل ابداعك
سر كرسيك الكريم الذى وسع صورة تجليات
أمرك في أرضك وسمائك ، عظمة لوحك المحفوظ
الذى أودعته لطائف تقديراتك ، مداد قلمك البديع
الذى أثبت به جليل مشيئاتك ، صفاء الوجود الأزهى
وبهاء الأفق الأعلى الذى استنارت به خاصتك
من عبادك ، ماء الطهر الطاهر المقدس الهاطل من
معصرات ماء ثجاج غفرانك ، دوحة العدل الظليلة
الوارفة في رياض كرمك لبلوغ درجات
إحسانك ، مفتاح كنزك المكنون المصون الذى
فتحت به غوامض غيوب أسرارك . اللهم صل على

سيدنا محمد أظهر وأنور وأشرق وأوضح وأمكن وأمتن
نقطة برزت من عالم الغيب إلى عالم الشهادة لتكون
رمزا للعارفين ، وهدى وبشرى للمؤمنين ، صلى
الله عليه صلاة تناسب قدره العظيم ، وتليق
بمقامه الكريم ، وعلى آله وأصحابه وأزواجه أولي
الشرف والتكريم ، أفضل الصلاة وأتم التسليم
اللهم صل على سيدنا محمد صفاء الهائمين في محبة
الرحمن ومضيء القلوب بأنوار الإيمان ، وشافي
الصدور بأسرار القرآن ، منحة المنان ، ومبعث
الرضوان ، من خصه الله بالحكمة والبيان ، وجعل
دينه خير الأديان ، اللهم صل على سيدنا محمد

الْحَبِيبِ إِذَا عُدِمَ الْحَبِيبُ ، وَالطَّبِيبِ إِذَا عَزَّ الطَّبِيبُ
رَاحَةِ الْقُلُوبِ إِذَا اشْتَدَّتِ الْكُرُوبُ ، سِرِّ الدَّوَاءِ
وَأَصْلِ الشِّفَاءِ ، وَعِنَايَةِ السَّمَاءِ ، وَمَصْدَرِ الرَّجَاءِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الْأَوْفِيَاءِ وَأَصْحَابِهِ الرُّحَمَاءِ
صَلَاةً مُحِيطَةً بِجَمِيعِ الْكَمَالَاتِ ، عَالِيَةً عَلَى
سَائِرِ الصَّلَوَاتِ ، تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ غُرُورِ النَّفْسِ
وَشَوَاغِلِ الْحِسِّ ، وَسَيِّئَاتِ الذُّنُوبِ ، وَخَائِنَةِ
الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ، صَلَاةً تَغْفِرُ لَنَا بِهَا
جَمِيعَ الزَّلَّاتِ وَالْهَفَوَاتِ ، وَتَسْتُرُنَا بِهَا فِي الْحَيَاةِ
وَتَرْحَمُنَا بِهَا بَعْدَ الْمَمَاتِ . اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً مَا صَلَّى مِثْلَهَا مَوْجُودٌ مُنْذُ

خَلَقْتَ الْأَكْوَانَ ، وَلَا يُصَلِّي بِأَفْضَلَ مِنْهَا مَخْلُوقٌ فِي
سَائِرِ الْأَزْمَانِ ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ شُمُوسِ الْعِرْفَانِ
صَلَاةَ الرَّحْمَةِ ، وَسَلَامَ الْبَرَكَةِ وَالرِّضْوَانِ . اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ لَذَّةِ بُكَاءِ الْخَاشِعِينَ ، وَهِمَّةِ
نَشَاطِ الْعَابِدِينَ ، وَحُجَّةِ أَهْلِ الْيَقِينِ ، وَنُورِ
بَصِيرَةِ الْوَاصِلِينَ ، رَائِدِ الْمُقَرَّبِينَ ، إِلَى حَضْرَةِ
الشُّهُودِ وَالتَّمْكِينِ . اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ أَصْلِ الْهُدَى وَالِاسْتِقَامَةِ ، وَمَصْدَرِ الْأَمْنِ
وَالسَّلَامَةِ ، وَمَوْئِلِ الْعِزِّ وَالْكَرَامَةِ ، الْمُنْفَرِدِ
بِالشَّفَاعَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ الرُّوحِ الطَّاهِرَةِ الذَّاكِرَةِ الشَّاكِرَةِ الْمُسْتَمِعَةِ

مِنْ نُورِ ذَاتِكَ الْعَلِيَّةِ ، وَالنَّفْسِ الرَّاضِيَةِ الْمَرْضِيَّةِ
السَّامِيَةِ النَّقِيَّةِ التَّقِيَّةِ الْمُطْمَئِنَّةِ الْكَامِلَةِ الْمُتَحَلِّيَةِ
بِأَشْرَفِ النُّعُوتِ الْخُلُقِيَّةِ . اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سِرِّ اسْمِ اللهِ الْعَظِيمِ الَّذِى يُسْتَجَابُ بِهِ
دُعَاءُ السَّائِلِينَ ، وَبَيْتِ اللهِ الْمَعْمُورِ لِإِجَابَةِ
شَكْوَى الْمَظْلُومِينَ ، وَسَقْفِ الرَّحَمُوتِ الْمَرْفُوعِ لِرَفْعِ
بَلْوَى الْمَكْرُوبِينَ ، وَبَحْرِ الْجَبَرُوتِ الْمَسْجُورِ لِرَدْعِ الطُّغَاةِ
الظَّالِمِينَ ، سَبِيلِ اللهِ الْجَلِىِّ الْقَوِيمِ ، وَصِرَاطِ اللهِ
السَّوِىِّ الْمُسْتَقِيمِ . هَادِى عِبَادِكَ إِلَى طَرِيقِ رَشَادِكَ
وَرَحْمَتِكَ الشَّامِلَةِ لِجَمِيعِ مَخْلُوقَاتِكَ ، وَنِعْمَتِكَ الْكَامِلَةِ
لِأَهْلِ أَرْضِكَ وَسَمَائِكَ ، صَاحِبِ الدَّرَجَاتِ

الرَّفِيعَةِ الْعَالِيَةِ ، وَالْمَقَامَاتِ الشَّرِيفَةِ السَّامِيَةِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَيْضِ أَنْوَارِ الْمَحَبَّةِ فِى
قُلُوبِ الذَّاكِرِينَ ، وَمَنْهَلِ الْإِفَاضَةِ الْعَذْبِ
لِأَرْوَاحِ الرُّكَّعِ السُّجَّدِ الطَّاهِرِينَ ، وَمَوْرِدِ الْعِنَايَةِ
الزَّاخِرِ لِقُلُوبِ السَّائِحِينَ الْخَاشِعِينَ ، وَحَلَاوَةِ
الْإِيمَانِ فِى أَفْئِدَةِ الْمُتَبَتِّلِينَ الْقَائِمِينَ . اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِى بِسَاطِعِ بُرْهَانِهِ أَنَارَ
الْقُلُوبَ الْقَاسِيَةَ الْجَامِدَةَ ، حَتَّى صَارَتْ فِى نُورِ الْيَقَظَةِ
ذَاكِرَةً عَابِدَةً ، شَاكِرَةً حَامِدَةً ، قَانِعَةً زَاهِدَةً .
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَمَرِكَ السَّارِى فِى
فَلَكِ الْهُدَى ، وَبَدْرِكَ السَّاطِعِ فِى فَجْرِ الرِّضَا ،

وَإِشْرَاقِكَ التَّامِّ فِي صُبْحِ الْقَبُولِ ، وَظُهُورِكَ الظَّاهِرِ ، وَعَصْرِكَ الزَّاهِرِ ، وَنُورِكَ الْبَاهِرِ فِي وَقْتِ غُرُوبِ مَنَارَاتِ الْعُقُولِ . اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَمْسِ اللَّهِ الْمُشْرِقَةِ السَّاطِعَةِ النَّيِّرَةِ ، وَقُطْبِ فَلَكِ دَائِرَةِ الْوُجُودِ الزَّاهِيَةِ الزَّاهِرَةِ ، وَمِشْكَاةِ الْأَنْوَارِ الصَّافِيَةِ الْبَاهِرَةِ ، رَحْمَةِ الدُّنْيَا وَسَعَادَةِ الْآخِرَةِ . اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُورِ اللَّهِ فِي سَمَائِهِ ، وَهِدَايَةِ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ ، وَخَلِيفَةِ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ ، وَرِعَايَةِ اللَّهِ فِي مُلْكِهِ . اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ضِيَاءِ الْعُقُولِ وَمِشْكَاةِ الْأَفْكَارِ وَهِدَايَةِ النُّفُوسِ وَنُورِ الْأَبْصَارِ ، عَبْدِكَ الْمُخْتَارِ

خِيرَةِ الْأَخْيَارِ ، فَخْرِ الْأَسْرَارِ ، مِحْرَابِ الْأَبْرَارِ ، قِبْلَةِ الْأَنْظَارِ ، حَظِيرَةِ الْأَنْوَارِ ، طَاعَةِ اللَّهِ ، رِعَايَةِ اللَّهِ ، هِدَايَةِ اللَّهِ ، يُسْرِ اللَّهِ . اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُوصِلُنِي إِلَيْهِ ، وَتَجْمَعُنِي عَلَيْهِ ، وَتُقَرِّبُنِي لِحَضْرَتِهِ ، وَتُمَتِّعُنِي بِرُؤْيَتِهِ ، فَأُشَاهِدُهُ عِيَانًا ، وَأَرَاهُ يَقَظَةً وَمَنَامًا ، وَتَقَعُ عَيْنُ قَلْبِي عَلَى عَيْنِ ذَاتِهِ وَأَحْظَى بِعَطْفِهِ ، وَأَفُوزُ بِمُنَاجَاتِهِ ، وَاهْدِنِي بِنُورِكَ نُورِ الْيَقِينِ ، وَأَيِّدْنِي بِرُوحٍ مِنْكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ

باب نمبر 2 (منگل)

صلوات الرحمات المتواليات

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد النور
الساطع في سماء الجلال ، والغيث الهامع من
كوثر صفاء الجمال ، شمس الرحمة الطالعة
على كل الأمم ، غيث سحاب النجاة من سالف
القدم ، من الفيوضات الإلهية ، ومورد
الكمالات الرحمانية . اللهم صل على

سيدنا محمد مصدر عطائك الوافي ، ومنهل إحسانك
الصافي ، ساقي القلوب من غيث جودك ، ومحيي
النفوس بنور شهودك ، فترعرعت بعد أن كانت
جامدة قاسية ، ولانت بتتابع رحماتك المتوالية
اللهم صل على سيدنا محمد مالك أزمة قلوب المحبين
وجاذب أعنة أرواح المقربين ، ومدد العارفين
في ساحة الإحسان وروضة التمكين . اللهم
صل على سيدنا محمد نعمة السائلين ، وأنس العاكفين
ووقار المتواضعين ، وفخر الزاهدين ، وغوث
المكروبين ، وأمان الخائفين ، وصفاء الموحدين
ومصباح المفكرين ، وهداية السائلين

وَالنِّعْمَةِ الْعُظْمَى لِلْعَالَمِينَ . اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ حِمَى الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ ، الصَّادِقِ الصَّدُوقِ
الْأَمِينِ ، الشَّاكِرِ الشَّكُورِ الطَّاهِرِ فِي النَّبِيِّينَ ،
الْمُدَّثِّرِ الْمُزَّمِّلِ طَهَ يس اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَقْوَى بِهَا رُوحِي فِي مَحَبَّتِهِ ، وَتُطْلِقُ
بِهَا لِسَانِي فَيَلْهَجُ بِمُنَاجَاةِ حَضْرَتِهِ . اللَّهُمَّ اشْفِنِي
بِرِضَاهُ إِذَا مَرِضْتُ ، وَاسْقِنِي بِذِكْرَاهُ إِذَا ظَمِئْتُ
وَأَزِلْ حِجَابَ الْغَفْلَةِ عَنْ قَلْبِي بِهِ إِذَا حُجِبْتُ ، وَصِلْ
رُوحِي بِحَضْرَتِهِ ، وَهَذِّبْ نَفْسِي بِشَرِيعَتِهِ ، وَأَشْرِقْ
عَلَى قَلْبِي أَنْوَارَ مَحَبَّتِهِ ، وَأَسْعِدْنِي بِلِقَائِهِ وَارْزُقْنِي
بِرُؤْيَتِهِ ، وَأَقِلْنِي بِهِ يَا مَوْلَايَ إِذَا زَلَّتِ الْقَدَمُ ، وَاهْدِنِي

بِهَدْيِهِ حَتَّى أَحْيَا مِنَ الْعَدَمِ . اللَّهُمَّ صَلِّ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ
التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ ، وَأَكْمَلَ تَسْلِيمَاتِكَ
الزَّاكِيَاتِ الزَّاهِيَاتِ ، وَأَعْظَمَ بَرَكَاتِكَ
الْعَاطِرَاتِ الْعَابِقَاتِ ، وَأَشْرَفَ رَحَمَاتِكَ الْمُتَوَالِيَاتِ
السَّاطِعَاتِ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنِّي
أَفْضَلَ الصَّلَوَاتِ وَأَشْرَفَهَا وَأَكْثَرَهَا وَأَكْبَرَهَا
وَأَتَمَّهَا وَأَعَمَّهَا ، وَأَهْنَاهَا وَأَضْوَاهَا ، وَأَجْمَعَهَا
وَأَجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا ، وَبَارِكْ عَلَى حَضْرَتِهِ أَوْفَرَ
الْبَرَكَاتِ وَأَسْعَدَهَا وَأَدْوَمَهَا وَأَعْظَمَهَا ، وَأَسْمَاهَا
وَأَزْهَاهَا وَأَحْلَاهَا ، وَأَبْهَاهَا وَأَوْفَاهَا وَأَزْكَاهَا
وَأَصْفَاهَا وَأَرْقَاهَا وَأَبْقَاهَا ، صَلَاةً زَاهِيَةً زَاهِرَةً

طاهرة ظاهرة ، باهرة عامرة ، عالية نامية
باهية سامية ، شافعة شارحة ، رابحة نافحة
صافية ناجحة ، فائقة نقية ، سنية علية
رائعة زكية ، مشمولة بروح الحب الكامل
والإخلاص الشامل ، والرضا الأتم ، والقبول
الأعم ، والثواب العميم ، والنعيم المقيم
اللهم صل على سيدنا محمد صفوة الأنبياء وخيرة
المرسلين ، وعلى سيدنا جبرائيل الروح الطاهر
الأمين ، وعلى سيدنا ميكائيل الذي جعلته
على الأمطار والرياح من الملائكة الموكلين
وعلى سيدنا إسرافيل الموكل بالنفخ في الصور

يوم الدين ، وعلى سيدنا عزرائيل الذي أعنته
بقوتك على قبض أرواح جميع المخلوقين ، وعلى
الملائكة الحافين من حول عرشك المستغفرين
لعبادك المؤمنين ، وعلى الملائكة الأطهار
الكروبيين ، وعلى السفرة المكرمين ، وعلى
الحفظة الطاهرين ، وعلى الكرام الكاتبين
وعلى منكر ونكير ، ومالك ورضوان الأمين
وعلى جميع الملائكة أجمعين ، في أقطار
السموات والأرضين . اللهم أوصل لحضرتهم
مني ، وبلغهم عني من وافر مزيد صلات إكرامك
ومن بديع تفريد جميل إنعامك ، ومن عظيم

كَثِيرِ جَلِيلِ إِمْدَادِ فُيُوضَاتِكَ ، وَمِنْ أَعَالِي مَنَازِلِ
مَعَارِجِ أَنْوَارِ سُبُحَاتِكَ ، وَمِنْ سَلْسَبِيلِ رَحِيقِ
مَخْتُومِ تَسْنِيمِ هِبَاتِكَ ، وَمِنْ أَسْمَى صَلَوَاتِكَ
وَأَجَلِّ تَسْلِيمَاتِكَ ، وَمِنْ أَوْفَى رَحَمَاتِكَ ، وَأَنْمَى
بَرَكَاتِكَ ، وَمِنْ أَعْلَى نَعْمَائِكَ ، وَمِنْ أَسْنَى آلَائِكَ
وَمِنْ طَيِّبَاتِ رِضَائِكَ وَخَيْرَاتِ عَطَائِكَ ، مَا
يَكُونُ لَهُمْ نَعِيمًا بَاقِيًا بِرِضَائِكَ ، وَأَمْنًا دَائِمًا
بِبَقَائِكَ ، يَا اللهُ يَا قَرِيبُ يَا سَمِيعُ يَا مُجِيبُ .

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَخْرِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَقُدْوَةِ
الْأَصْفِيَاءِ ، وَنِبْرَاسِ الْأَوْلِيَاءِ ، وَدَلِيلِ السُّعَدَاءِ
وَنَعِيمِ الْأَوْفِيَاءِ ، وَحَبِيبِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْجَزَاءِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرَاجِ شَمْسِ مَجْدِكَ الْمُنِيرِ
الْأَبْهَى ، وَنُورِ قَمَرِ عِزِّكَ السَّاطِعِ الْأَزْهَى ، وَضِيَاءِ
نَجْمِ فَضْلِكَ الْعَالِي الْأَجْلَى ، وَكَوْكَبِ سِرِّكَ
الْبَدِيعِ الْأَعْلَى ، الَّذِي أَعْلَيْتَ قَدْرَهُ فِي النَّبِيِّينَ ، وَأَظْهَرْتَ
مَجْدَهُ فِي الْمُرْسَلِينَ ، وَقَرَنْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ عَلَى سَاقِ
عَرْشِكَ فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ ، وَرَفَعْتَ ذِكْرَهُ مَعَ ذِكْرِكَ
إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ، وَفَضَّلْتَهُ عَلَى الْأَوَّلِينَ ، وَكَرَّمْتَهُ
فِي الْآخِرِينَ ، وَشَرَّفْتَ بِهِ سُكَّانَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرَضِينَ .

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ السَّاعَاتِ وَالْأَيَّامِ
وَعَدَدَ الشُّهُورِ وَالْأَعْوَامِ ، وَعَدَدَ مَا فِيهَا مِنْ أَحْيَاءٍ
وَأَمْوَاتٍ ، وَحَرَكَاتٍ وَسَكَنَاتٍ ، وَلَمَحَاتٍ وَلَحَظَاتٍ

وَإِشَارَاتٍ وَخَطَرَاتٍ ، وَأَنْفَاسٍ وَنَسَمَاتٍ ، وَمَا فِي
السَّمَاءِ مِنْ عَوَالِمَ مُخْتَلِفَاتٍ ، وَنُجُومٍ ثَابِتَاتٍ ، وَكَوَاكِبَ
سَيَّارَاتٍ ، وَسُحُبٍ مُمْطِرَاتٍ ، وَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
مِنْ رِيَاحٍ ذَارِيَاتٍ وَأَنْوَارٍ سَاطِعَاتٍ ، وَذَرَّاتٍ مُتَنَاثِرَاتٍ
وَأَرْوَاحٍ فِي أَنْوَارِكَ سَابِحَاتٍ ، وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ أَنْوَاعِ
الْمَخْلُوقَاتِ ، مِنْ إِنْسٍ وَجِنٍّ وَحَيَوَانٍ ، وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا لَا
يُحْصِيهِ الْبَيَانُ ، وَعَدَدَ مَا فِيهَا مِنْ مَعَادِنَ
ظَاهِرَاتٍ وَخَافِيَاتٍ ، وَمَا عَلَيْهَا مِنْ جِبَالٍ شَامِخَاتٍ
وَمُحِيطَاتٍ شَاسِعَاتٍ ، وَأَنْهَارٍ جَارِيَاتٍ ، وَحَدَائِقَ
يَانِعَاتٍ ، وَنَخِيلٍ بَاسِقَاتٍ ، وَحَبٍّ وَنَبَاتٍ
وَزُهُورٍ عَاطِرَاتٍ ، وَسَنَابِلَ نَامِيَاتٍ ، وَطُيُورٍ

صَافَّاتٍ ، وَبَلَابِلَ مُغَرِّدَاتٍ عَلَى الْأَفْنَانِ ذَاكِرَاتٍ
وَأَفْوَاهٍ بِتَسْبِيحِكَ مُتَلَذِّذَاتٍ ، وَجَوَارِحَ فِي طَاعَتِكَ
هَائِمَاتٍ ، وَنُفُوسٍ بِالصِّدْقِ لَكَ مُتَضَرِّعَاتٍ ، وَأَجْوَافٍ
فِي نَهَارِكَ صَائِمَاتٍ ، وَجِبَاهٍ فِي لَيْلِكَ سَاجِدَاتٍ ،
وَأَعْيُنٍ إِلَى جَمَالِ وَجْهِكَ مُتَطَلِّعَاتٍ ، وَقُلُوبٍ لِذَاتِكَ
عَاشِقَاتٍ ، وَدُمُوعٍ مِنْ ذِكْرِكَ جَارِيَاتٍ ، وَأَفْئِدَةٍ
بِالْأَنِينِ لَكَ خَاشِعَاتٍ ، وَأَكْبَادٍ فِي شَوْقِكَ مُحْتَرِقَاتٍ
وَأَلْسِنَةٍ بِالْقُرْآنِ لَكَ تَالِيَاتٍ ، وَدَعَوَاتٍ إِلَى
مَقَامِ قُدْسِكَ صَاعِدَاتٍ ، وَعِبَادٍ لَكَ مُتَضَرِّعِينَ فِي
مِحْرَابِ الْعُبُودِيَّةِ عَاكِفِينَ ، وَمَلَائِكَةٍ تُهَلِّلُ
بِذِكْرِكَ ، وَتُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ ، وَعَدَدَ مَا نَعْلَمُ

وَوَرَاءَ مَا نَفْهَمُ فِي جَمِيعِ الْمَوْجُودَاتِ ، الظَّاهِرَاتِ وَالْخَافِيَاتِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِي صَلَّيْتَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ الْعَالَمِينَ ، وَشَرَّفْتَ الصَّلَوَاتِ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَأَسْعَدْتَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ ، وَأَرْسَلْتَهُ لِلْخَلْقِ رَحْمَةً مِنْ حَيْثُ قَوْلُكَ الْمُبِينُ « وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ » صَلَاةً تُزِيلُ بِهَا الْهَمَّ وَالْخَوْفَ وَالْأَوْهَامَ ، وَتَشْفِينَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَمْرَاضِ وَالْآلَامِ وَالْأَسْقَامِ ، وَاحْرُسْنَا فِي الْيَقْظَةِ وَالْمَنَامِ ، وَاغْفِرْ لَنَا الذُّنُوبَ وَالْآثَامَ ، وَاحْفَظْنَا مِنْ تَقَلُّبَاتِ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ وَاسْتُرْنَا بِسِتْرِكَ الَّذِي مَنْ اسْتَتَرَ بِهِ لَا يُضَامُ ، سُبْحَانَكَ يَا وَاهِبَ النُّورِ وَالْإِنْعَامِ ، تَبَارَكَ اسْمُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ

باب نمبر 3 (بدھ)

صَلَوَاتُ الْأَنْوَارِ الْمُتَلَأْلِئَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

مِشْكَاةِ الْأَنْوَارِ الرَّحْمَانِيَّةِ ، وَنُورِ مِصْبَاحِ الزُّجَاجَةِ الْمِثَالِيَّةِ ، وَمَعْنَى الْحُسْنِ الْكَامِلِ لِلْمَعَانِي الْفُرْقَانِيَّةِ ، وَمَادَّةِ الْإِمْدَادَاتِ السُّبْحَانِيَّةِ وَرَمْزِ الْأَسْرَارِ الْمُعَبَّرِ عَنْهَا فِي الْآيَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ بِشَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ

قبس الأنوار، ومهبط الأسرار، اللهم صل على سيدنا
محمد جنة مأوى المؤمنين، وسدرة منتهى الصديقين
الذي أسرى به ليلا من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى،
وعرج به إلى السموات العلى، إلى الرفرف الأسمى، ففاق
النبيين بالأفق الأعلى، إذ دنا فتدلى، وحاز غاية
سبق المرسلين فكان قاب قوسين أو أدنى،
اللهم صل على سيدنا محمد الذي أكرمه الكريم بما أراه
من آياته الكبرى، ما زاغ البصر وما طغى،
وأوحى إليه الرحيم من أسراره العظمى، ما كذب
الفؤاد ما رأى، الذي أعطاه مولانا العظيم منتهى
الخير والتكريم، في الدنيا والأخرى، وحباه بالتوقير

والتعظيم، بقوله «ولسوف يعطيك ربك فترضى»،
اللهم صل على سيدنا محمد صلاة يرتاح لها الجنان، ويطمئن
بها القلب ويزداد الإيمان، صلاة تقودنا لامتثال أمرك
وترشدنا لحمدك وشكرك، وتلهمنا تسبيحك وذكرك،
وتمنحنا رضاك وعفوك، صلاة ندخل بها حماك، وندرك
من أجلها فضلك وهداك، اللهم صل على سيدنا محمد
صلاة تغرقنا في بحار إنعامك، وتحملنا إلى حظيرة
إكرامك، وتدخلنا بها حدائق فراديس رضوانك،
وتعطينا بها ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر
على قلب بشر في نعيم جناتك، وتمتعنا بالنظر إلى
وجهك الكريم، في رحاب إحسانك وساحة

رِضْوَانِكَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَمَاحَةِ وُجُوهِ
الْخَاشِعِينَ ، وَرَجَاحَةِ عُقُولِ السَّالِكِينَ ، وَطَهَارَةِ
نُفُوسِ الْعَابِدِينَ ، وَقُوتِ زَادِ الصَّائِمِينَ ،
كَهْفِ الْمُسْتَغِيثِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَالنُّورِ
الْفُرْقَانِيِّ لِلْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ ، اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا أَوْجَدَتْهُ الْقُدْرَةُ مِنَ
الْكَائِنَاتِ ، وَعَدَدَ مَا خَصَّصَتْهُ الْإِرَادَةُ فِى
الْأَزَلِيَّاتِ ، وَعَدَدَ مَا فِى الْغُيُوبِ مِنَ الْأَسْرَارِ الْخَفِيَّاتِ
وَعَدَدَ مَا خَطَّهُ الْقَلَمُ مِنَ الْكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ ، صَلَاةً
عَالِيَةً فِى الصَّلَوَاتِ ، نَامِيَةً فِى الْبَرَكَاتِ ، دَائِمَةً
بِسَرْمَدِيَّتِكَ ، أَبَدِيَّةً بِدَيْمُومِيَّتِكَ ، بَاقِيَةً بِأَزَلِيَّتِكَ

عَظِيمَةً بِعَظَمَتِكَ ، مَشْمُولَةً بِعِنَايَتِكَ ، مَكْفُولَةً بِرِعَايَتِكَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خُلَاصَةِ الْخَاصَّةِ مِنْ
مُبْدَعَاتِكَ ، وَمَظْهَرِكَ التَّامِّ فِى جَمَالِ صِفَاتِكَ ، وَخَشْيَةِ
قُلُوبِ الْهَائِمِينَ فِى مَعَانِى آيَاتِكَ ، وَعِبْرَةِ الْمُتَفَكِّرِينَ فِى
بَدِيعِ مَصْنُوعَاتِكَ ، سَاقِى أَرْوَاحِ عِبَادِكَ مِنْ مَاءِ حَيَاةِ
فُيُوضَاتِكَ ، وَدَلِيلِ عِبَادِكَ إِلَى سَبِيلِ رَشَادِكَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الثَّغْرِ الْبَاسِمِ الْجَمِيلِ ،
وَالطَّرْفِ الْوَسِيمِ الْكَحِيلِ ، وَالْوَجْهِ الْبَهِىِّ ، وَالنُّورِ الْجَلِىِّ ،
وَالْمَقَامِ السَّمِىِّ ، وَالْقَدْرِ الْعَلِىِّ ، آيَةِ كُلِّ رَسُولٍ
وَنَبِىٍّ ، وَسَعَادَةِ كُلِّ صَالِحٍ وَتَقِىٍّ ، اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْعَطَاءِ وَالسَّخَاءِ ، وَالشَّجَاعَةِ

وَالنَّجْدَةِ وَالْوَفاءِ، صِراطِكَ الْمُسْتَقِيمِ، وَسَبِيلِكَ الْقَوِيمِ
الْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ قَوْلُكَ الْكَرِيمُ: «لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ
مِنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم
بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ». اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَمْسِ الرَّقَائِقِ الرَّبَّانِيَّةِ، وَمِصْبَاحِ الْحَقَائِقِ
الْقُدْسِيَّةِ، وَمِفْتَاحِ الْغُيُوبِ الرَّحْمَانِيَّةِ، وَيَنْبُوعِ الْفُيُوضَاتِ
الْإِحْسَانِيَّةِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رُوحِ أَثِيرِ
الْأَرْوَاحِ، وَنُورِ بَشَائِرِ الصَّبَاحِ، وَفَجْرِ تَقْدِيرِ الْفَتَّاحِ
وَسِيمَا الْحَيَاءِ فِي وُجُوهِ أَهْلِ الصَّلَاحِ، اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَعْطِهِ مِنَ الْفَضْلِ أَعْلَاهُ، وَمِنَ الْعِزِّ
أَوْفَاهُ، وَمِنَ الْجَاهِ أَرْقَاهُ، وَمِنَ الْقُرْبِ وَالْوَسِيلَةِ مَا

يُحِبُّهُ وَيَرْضَاهُ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ وَأَكْرِمْ لَدَيْكَ
مَثْوَاهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْوَسِيلَةِ الْعُظْمَى
لِإِجَابَةِ الشَّكْوَى، وَالسَّبَبِ الْأَقْوَى لِرَفْعِ الْبَلْوَى،
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَمِ السَّعَادَاتِ لِمَنْ أَحَبَّهُ اللَّهُ
فِي الْكَائِنَاتِ، فَاتِحَةِ الْأَعْمَالِ الطَّيِّبَاتِ، وَالسَّبَبِ
فِي نَيْلِ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ، اللَّهُمَّ ارْفَعْ ذِكْرَهُ
وَأَظْهِرْ قَدْرَهُ، وَأَجْزِلْ ثَوَابَهُ، وَأَعْلِ مَقَامَهُ، وَأَدِمْ
كَرَامَتَهُ، وَعَمِّمْ شَفَاعَتَهُ، وَأَعْطِهِ الْوَسِيلَةَ
وَالْفَضِيلَةَ، وَالدَّرَجَةَ الْعَالِيَةَ الرَّفِيعَةَ، وَامْنَحْهُ
اللِّوَاءَ الْمَعْقُودَ، وَالْمَقَامَ الْمَحْمُودَ، وَالْحَوْضَ الْمَوْرُودَ
وَالْعِزَّ الْمَمْدُودَ، وَالْمَنْزِلَةَ السَّامِيَةَ، وَالرُّتْبَةَ الْعَالِيَةَ

وَأَظِلَّنَا تَحْتَ عَرْشِكَ الْعَظِيمِ ، وَامْنَحْنَا بِهِ رِضْوَانَكَ
الْمُقِيمَ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الرُّوحِ الطَّاهِرِ
الرَّفِيعِ ، وَالْمَلَاذِ الطَّاهِرِ الشَّفِيعِ ، الَّذِي عَلَا
مَقَامُهُ عَلَى كُلِّ مَقَامٍ كَرِيمٍ ، وَسَمَا قَدْرُهُ فَوْقَ
كُلِّ قَدْرٍ عَظِيمٍ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
جَامِعِ التَّجَلِّيَاتِ لِلْوَاصِلِينَ ، وَقِبْلَةِ الرَّحَمَاتِ
لِلْحَائِرِينَ ، وَمِحْرَابِ الطَّاعَاتِ لِلْعَابِدِينَ ،
وَمِنْبَرِ الْإِرْشَادِ لِلْمُعْتَبِرِينَ ، صَلَاةً تُطَهِّرُ بِهَا
الْقُلُوبَ ، وَتَغْفِرُ بِهَا الذُّنُوبَ ، وَتَدْفَعُ بِهَا الْخُطُوبَ
وَتُفَرِّجُ بِهَا الْكُرُوبَ ، وَتَمْنَحُنَا نِعْمَةَ الشُّهُودِ ،
فِي دَارِكَ دَارِ الْخُلُودِ ، يَا ذَا الْكَرَمِ وَالْجُودِ .

اللَّهُمَّ صَلِّ أَكْمَلَ صَلَوَاتِكَ فِي حَضْرَةِ بَقَائِكَ ،
وَسَلِّمْ أَجْمَلَ تَسْلِيمَاتِكَ فِي مَقَامِ إِحْسَانِكَ ، وَبَارِكْ
أَفْضَلَ بَرَكَاتِكَ عَلَى الْمُتَحَقِّقِ فِي قَدَاسَةِ إِنْعَامِكَ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ قُرْآنِ الْهُدَى الْمُرَتَّلِ فِي مِحْرَابِ إِكْرَامِكَ
وَفُرْقَانِ التُّقَى الْمُبَجَّلِ فِي نُفُوسِ أَوْلِيَائِكَ ، وَمَعْنَى
الصُّحُفِ الْمُكَرَّمَةِ فِي حَيَاةِ أَصْفِيَائِكَ ، وَسِرِّ الْكُتُبِ
الْقَيِّمَةِ فِي صَحَائِفِ أَتْقِيَائِكَ ، وَالْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ
السَّامِي فَرْعُهَا فِي سَمَائِكَ ، وَالْبَحْرِ الْمُحِيطِ الزَّاخِرِ
الْمُتَلَاطِمِ بِأَمْوَاجِ جُودِكَ وَعَطَائِكَ ، وَالْمَوْرِدِ الْعَذْبِ
الْوَافِرِ الْمُتَزَاحِمِ بِأَنْوَاعِ بِرِّكَ وَسَخَائِكَ ، صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ صَلَاةً تَمْلَأُ السَّمَوَاتِ وَمَا فِيهَا مِنْ بَدَائِعِ خَلْقِ اللهِ

وَتَزِنُ الْأَرَضِينَ وَمَا تَحْوِيهَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ ، صَلَاةً
نَدْخُلُ بِهَا حِصْنَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَنُشَاهِدُ بِهَا وَجْهَ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ [٢] ، وَتُلْهِمُنَا بِهَا التَّوْفِيقَ إِلَى طَاعَةِ اللّٰهِ ،
وَتَرْزُقُنَا بِهَا الرِّضَا بِقَضَاءِ اللّٰهِ ، وَالتَّفْوِيضَ لِأَمْرِ اللّٰهِ ،
وَالتَّوَكُّلَ عَلَى اللّٰهِ ، وَالتَّسْلِيمَ لِحُكْمِ اللّٰهِ ، وَنُدْرِكُ بِهَا
مَعْنَى فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ، وَاجْعَلْ صَلَاتَنَا عَلَيْهِ
ذُخْرًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَنِعْمَةً مِنْكَ وَرَحْمَةً ، وَارْزُقْنَا
شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْحِسَابِ ، وَاجْعَلْهُ لَنَا عِنْدَكَ زُلْفَى
وَحُسْنَ مَآبٍ ، وَاغْفِرْ خَطِيئَتَنَا يَوْمَ الدِّينِ ، وَاحْشُرْنَا
مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ، وَسَلَامٌ
عَلَى الْمُرْسَلِينَ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

باب نمبر 4 (جمعرات)

صَلَوَاتُ النُّورِ الْأَوَّلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ سَنَدِنَا ، وَغَوْثِنَا ، وَمَلَاذِنَا ، وَرَجَائِنَا
وَطَبِيبِنَا ، وَدَوَائِنَا ، وَشِفَائِنَا ، وَنُورِ أَبْصَارِنَا
وَحَيَاةِ أَرْوَاحِنَا ، وَسِرَاجِ عُقُولِنَا ، وَأَنِيسِنَا
فِي نَشْرِنَا ، وَضَمِينِنَا فِي حَشْرِنَا ، وَشَفِيعِنَا عِنْدَ
رَبِّنَا ، الْحَبِيبِ الطَّائِعِ ، وَالْبُرْهَانِ الْقَاطِعِ

وَالنُّورِ السَّاطِعِ ، الْمُجِيبِ الْمُنِيبِ الشَّافِعِ ، الشَّهِيدِ الشَّاهِدِ
الْقَائِدِ الرَّائِدِ ، الدَّلِيلِ الشُّجَاعِ الْمُجَاهِدِ ، الْوَرِعِ الشَّاكِرِ
الْحَامِدِ ، الذَّاكِرِ الزَّاهِدِ الْعَابِدِ ، الْمُهَلِّلِ الْمُسَبِّحِ السَّاجِدِ
الْبَدْرِ الْمُنِيرِ الْكَامِلِ ، الْعَدْلِ الْعَمِيمِ الشَّامِلِ
الصَّفْوَةِ الصَّفِيِّ ، الصِّرَاطِ السَّوِيِّ ، الْوَافِي الْوَفِيِّ ،
النُّورِ الْجَلِيِّ ، الْجَمَالِ الْبَهِيِّ ، الْمُتَوَاضِعِ الْعَلِيِّ ، النَّبِيِّ
الْمَعْصُومِ ، الْعَلَمِ الْمَعْلُومِ ، الْمُبَلِّغِ الْمَأْمُونِ ، إِنْسَانِ
الْعُيُونِ ، الضِّيَاءِ الشِّفَاءِ الْوَفَاءِ ، الصَّفَاءِ الْحَيَاءِ
الْهَنَاءِ ، صَاحِبِ اللِّسَانِ الصَّادِقِ الشَّاكِرِ ، وَالْقَلْبِ
الْخَاشِعِ الذَّاكِرِ ، وَالْفِكْرِ الْمُنِيرِ الثَّاقِبِ ، وَالرَّأْيِ
الْكَبِيرِ الصَّائِبِ ، السَّعْدِ الْمَسْعُودِ السَّعِيدِ

الْحَمْدِ الْمَحْمُودِ الْحَمِيدِ ، كَلِمَةِ الصِّدْقِ السَّمِيِّ الرَّضِيِّ
الشَّهِيدِ ، الْوَفِيِّ السَّخِيِّ الرَّشِيدِ ، مِنَّةِ الْحَقِّ أَشْرَفِ
الثَّقَلَيْنِ ، صَفْوَةِ الْخَلْقِ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ
الطُّهْرِ الْعَفَافِ ، الْعَدْلِ الْإِنْصَافِ ، الشَّاكِرِ الشَّكُورِ ،
النَّاصِرِ الْمَنْصُورِ ، نَبِيِّ الصِّدْقِ ، رَسُولِ الْحَقِّ ، ظَاهِرِ
الْبُرْهَانِ ، شَمْسِ الْهُدَى ، غَوْثِ الْوَرَى ، عَيْنِ الْبَيَانِ
طه يس ، أَبِي الْقَاسِمِ الْأَمِينِ ، كَرِيمِ الذَّاتِ
الرَّحِيمِ ، حَسَنِ الصِّفَاتِ الْحَلِيمِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَهْبِطِ الرَّحَمَاتِ وَأَصْلِهَا ، وَمَصْدَرِ
الْخَيْرَاتِ وَفَيْضِهَا ، وَسِرَاجِ الْعُقُولِ وَنُورِهَا
وَمِصْبَاحِ الْأَفْكَارِ وَضِيَائِهَا ، وَهِدَايَةِ النُّفُوسِ

وهنائها ، وراحة القلوب وصفائها ، اللهم صل على
سيدنا محمد الرءوف برأفتك ، الرحيم برحمتك
العزيز بعزتك ، العظيم بعظمتك ، القوى بقدرتك
الكبير المقام بجلال نعمتك ، الرفيع الجناب بوداد محبتك
اللهم صل على سيدنا محمد الروض الناضر الجميل ،
والكوثر العذب السلسبيل ، والظل الوارف
الظليل ، أصل الإيمان ، وبهجة الأكوان ، صلى الله
عليه في كل زمان ومكان ، وعلى آله أهل
الإحسان ، وأصحابه معدن العرفان ، وأزواجه
أهل العطف والحنان ، صلاة تملأ أشعة شمسها
جميع الكائنات ، وتعطر بطيب ريحها سائر

الموجودات ، اللهم صل على سيدنا محمد النور الأول
في غيهب الموجودات ، والعقل المطلق الظاهر في
جميع الأسماء والصفات ، والضمير الحي الواعي
المهيأ لتلقي الفيوضات ، وبداية النشأة الأزلية
المنطوية في سائر المبدعات ، والجمال المطلق الذي
تشف من مرآة روعته حقائق التجليات ، فكان
ابتداء الأصول ، ونهاية الفروع ، ومقصود الحضرة
من المخلوقات ، اللهم صل على سيدنا محمد وسيلة
آدم إلى ربه ، ونجاة يونس من كربه ، وعصمة
نوح من الطوفان ، ودعوة إبراهيم خليل الرحمن ،
وفصاحة هارون وآية موسى وحكمة لقمان

وَمُعْجِزَةِ عِيسَى وَجَمَالِ يُوسُفَ وَمُلْكِ سُلَيْمَانَ ، اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِعْمَةِ الْمُحِبِّينَ النَّاطِقَةِ ، وَرَغْبَةِ
الزَّاهِدِينَ الصَّادِقَةِ ، عَيْنِ الْمَدَدِ الْفَيَّاضِ لِلْقُلُوبِ
الْوَامِقَةِ ، الْمُرْسَلِ بِنَسَمَاتِ الرَّحَمَاتِ لِلْأَرْوَاحِ الْعَاشِقَةِ
صَلَاةً تَهْتَدِي بِهَا حَوَاسِّي بِأَنْوَارِ رِعَايَتِهِ الْبَاهِيَةِ
الْبَاهِرَةِ ، وَتَطْمَئِنُّ بِهَا جَوَارِحِي بِنُجُومِ هِدَايَتِهِ الزَّاهِيَةِ
الزَّاهِرَةِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ هِدَايَةِ الْحَائِرِينَ
وَنَجْدَةِ الْمَلْهُوفِينَ ، وَأَمَانِ الْخَائِفِينَ ، وَعِصْمَةِ
الْمُعْتَصِمِينَ ، وَكِفَايَةِ الطَّالِبِينَ ، وَالرَّحْمَةِ
الْمُهْدَاةِ لِلْعَالَمِينَ ، وَلِبَاسِ التَّقْوَى لِلْمُتَّقِينَ ، وَصَفَاءِ
الْوِدَادِ لِلْمُؤْمِنِينَ ، وَمَقْعَدِ الصِّدْقِ لِلْمُهْتَدِينَ ،

حِصْنِ اللَّهِ الْقَوِيِّ الْمَتِينِ ، وَعَيْنِ رِعَايَةِ الْأَصْفِيَاءِ
الْمُقَرَّبِينَ ، وَخِيرَةِ اللَّهِ مِنَ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ ، اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ أَشْرَفِ السَّاجِدِينَ ، وَأَكْمَلِ
الْعَابِدِينَ ، وَإِمَامِ الشَّاكِرِينَ ، وَسَيِّدِ الْحَامِدِينَ
وَأَجْمَلِ الْمُتَوَاضِعِينَ ، وَأَعَزِّ خَلْقِ اللَّهِ أَجْمَعِينَ ، اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السِّرِّ الْمُقَدَّسِ الْمَصُونِ ، الْعَارِفِ
بِسِرِّ كِتَابِ اللَّهِ الْمَكْنُونِ ، الَّذِي لَا يَمَسُّهُ
إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ، الْعَالِمِ بِمَعَانِي الْحُرُوفِ الْقُرْآنِيَّةِ ،
وَالْعَارِفِ بِأَسْرَارِ الْآيَاتِ الْفُرْقَانِيَّةِ ، كَافِ كِفَايَتِنَا
هَاءِ هِدَايَتِنَا ، يَاءِ يُسْرِنَا ، عَيْنِ عِزِّنَا ، صَادِ
صِرَاطِنَا ، حَاءِ الْحَقِّ ، وَمِيمِ الْمُلْكِ ، وَعَيْنِ الْعِزِّ

وَسِينِ السِّرِّ ، وَقَافِ الْقَهْرِ ، الَّذِى اخْتَصَّهُ اللهُ بِقَوْلِهِ
« وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ » اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَيِّدِنَا آدَمَ وَأُمِّنَا حَوَّاءَ ، وَسَيِّدِنَا
نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ ، وَالْيَسَعِ وَإِسْمَاعِيلَ ، وَإِسْحٰقَ
وَيَعْقُوبَ ، وَيُونُسَ وَأَيُّوبَ ، وَسُلَيْمَانَ وَدَاوُدَ ،
وَإِدْرِيسَ وَهُودٍ ، وَصَالِحٍ وَلُوطٍ ، وَشُعَيْبٍ وَذِى
الْكِفْلِ وَإِلْيَاسَ ، وَيُوسُفَ وَهَارُونَ ، وَزَكَرِيَّا
وَيَحْيَى ، وَمُوسَى وَعِيسَى ، وَصَلِّ عَلَى جَمِيعِ النَّبِيِّينَ
وَالْمُرْسَلِينَ صَلَاةً تَصِلُ إِلَيْهِمْ أَيْنَمَا كَانُوا وَكَانَتْ
أَجْدَاثُهُمْ ، وَأَيْنَمَا حَلُّوا وَحَلَّتْ أَرْوَاحُهُمْ ، صَلَاةً
مُرَوَّحَةً بِرُوحِ رَيْحَانِ إِحْسَانِ فَضْلِكَ ، دَائِمَةً بِدَيْمُومِيَّةِ

جُودِكَ وَلُطْفِكَ ، لَا حَصْرَ لَهَا فِى الْأَعْدَادِ ، وَلَا يُحِيطُ بِكُنْهِهَا
فَرْدٌ مِنَ الْأَفْرَادِ ، تَفُوقُ الْأَعْدَادَ وَمَا فَوْقَهَا ، وَالْأَشْيَاءَ وَمَا بَعْدَهَا
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَتَنَسَّمُ مِنْ طِيبِ أَرِيجِ نَسِيمِ
رِيَاضِهَا الرَّوْحُ وَالرَّيْحَانُ ، وَتُشِعُّ عَلَى أَرْوَاحِنَا مِنْ صَفَاءِ وَفَاءِ
وِدَادِهَا نُورُ الْعِرْفَانِ ، وَتَنْسَابُ عَلَى هَيَاكِلِنَا مِنْ سَحَائِبِ
فَوَائِدِ عَوَائِدِهَا قُوَّةُ الْإِيمَانِ ، وَتُضْفِي بِهَا عَلَى قُلُوبِنَا مِنْ خَصَائِصِ
نَفَائِسِ مَكَارِمِهَا رَاحَةَ الْقَلْبِ وَصِحَّةَ الْأَبْدَانِ ، وَتُطَهِّرُ بِهَا نُفُوسَنَا
مِنْ عَوَائِقِ شَوَائِبِ النَّقْصِ وَالْحِرْمَانِ ، صَلَاةً لَا يَخْلُو مِنْهَا زَمَانٌ وَلَا مَكَانٌ
مُتَوَّجَةً بِتَاجِ الْعِزِّ وَالْكَرَامَةِ وَالْإِحْسَانِ ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِينَ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِى جَنَّاتِ النَّعِيمِ دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ
اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

باب نمبر 5 (جمعة المبارک)

صلوات الكواكب النيرات

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا محمد
الموصوف بخير النعوت والأسماء ، وصل على مولانا
محمد درة تاج الحياء وجوهرة الشريعة الغراء
وصل على مولانا محمد بحر العلم الزاخر بينابيع الحكمة
والذكاء ، وصل على مولانا محمد ما سطعت شمس
السماء في سائر الأرجاء ، وصل على مولانا محمد ما

سبحت الأرواح في ميادين الصفاء ، وصل على مولانا
محمد عدد قطرات الأمطار وذرات الهواء ، وصل على مولانا
محمد واكفنا شر المعصية والرياء ، وصل على مولانا
محمد وعلى آله وأصحابه وأزواجه عدد تنفس الأرواح وتسبيح
ملائكة السماء ، وعدد حركات الكواكب في فسيح الفضاء
وصل على مولانا محمد شمس الله وضحاها ، وصل على مولانا
محمد قمر السماء إذا تلاها ، وصل على مولانا محمد نور النهار
إذا جلاها ، وصل على مولانا محمد صلاة ما أزكاها وأحلاها
وصل على مولانا محمد صلاة عالية في ضياء سناها ، وصل
على مولانا محمد صلاة كاملة لا يدرك علاها ، وصل على
مولانا محمد وعلى آله وأصحابه وأزواجه صلاة مستمرة لا منتهى لمداها

وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَا ظَهَرَتْ مَعَانِي الْقُرْآنِ
بِالْإِفْصَاحِ وَالْإِعْرَابِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَاسْقِنَا مِنْ
كَوْثَرِ حُبِّهِ عَذْبَ الشَّرَابِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَاحْفَظْ
قُلُوبَنَا مِنَ الشَّكِّ وَالْارْتِيَابِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَرِيمِ
الرِّحَابِ عَظِيمِ الْجَنَابِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَلْجَئِنَا
الْأَكْبَرِ يَوْمَ الْحِسَابِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْحَصَى
وَالثَّرَى وَالرَّمْلِ وَذَرَّاتِ التُّرَابِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ مَدَى الدُّهُورِ وَالْعُصُورِ
وَالْأَحْقَابِ ، وَارْفَعْ عَنْ قُلُوبِنَا الظُّلْمَةَ وَالْحِجَابَ .
وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الَّذِي اسْتَمَدَّتْ مِنْ
نُورِ وَجْهِهِ الْجَمِيلِ جَمِيعُ الْكَوَاكِبِ النَّيِّرَاتِ ، وَصَلِّ عَلَى

مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ السَّجَايَا الْكَامِلَاتِ وَالْخِلَالِ
الْفَاضِلَاتِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ دَوْحَةِ التَّقْوَى
الظَّلِيلَةِ فِي رِيَاضِ الطَّاعَاتِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
بَهْجَةِ الدُّنْيَا وَرَحْمَةِ الْمَوْجُودَاتِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
الْمُحَيَّا لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ بِأَكْمَلِ التَّحِيَّاتِ ، وَصَلِّ عَلَى
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَابِ الْخَيْرَاتِ وَمِفْتَاحِ الْبَرَكَاتِ ، وَصَلِّ
عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَمْسِ فَلَكِ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ ، وَصَلِّ
عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ صَلَاةً تَزِنُ
الْأَرَضِينَ وَالسَّمَوَاتِ ، وَتَعُمُّ بَرَكَاتُهَا جَمِيعَ الْمَخْلُوقَاتِ
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
الْخَاتِمِ الْوَارِثِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ غَوْثِ الْعَالَمِينَ

مِنَ الْهُمُومِ وَالْكَوَارِثِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
رَوْضَةِ الْأُنْسِ الْعَلِيَّةِ وَغَايَةِ كُلِّ جَادٍّ وَبَاحِثٍ ،
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَا نَبَتَ نَبَاتٌ وَ حَرَثَ حَارِثٌ ، وَصَلِّ
عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ ذَوِي الْأَخْلَاقِ
الْكَرِيمَةِ الدَّوَامِثِ ، مَا أَشْرَقَ نُورُهُمْ فَكَانَ لِلْقُلُوبِ خَيْرَ بَاعِثٍ
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الَّذِي كَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى
لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ قُوَّةِ الْحَقِّ الظَّاهِرَةِ
فِي جَمِيعِ الْفِجَاجِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مُحِيطِ الْعَظَمَةِ
الْمُتَلَاطِمِ بِالْأَمْوَاجِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ
لَنَا بَرَكَتَهُ مُخَلِّصًا مِنَ الْهَمِّ عَظِيمِ الْانْفِرَاجِ ، وَصَلِّ
عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى جَمِيعِ الْآلِ وَالْأَصْحَابِ وَالْأَزْوَاجِ .

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْجَمِيلِ وَالْجَبِينِ
الْوَضَّاحِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عِمَادِ الْمُلْكِ لِعَوَالِمِ الْأَسْرَارِ
وَالْأَرْوَاحِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ فَجْرِ الرَّشَادِ وَنُورِ الصَّبَاحِ
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نُورِ بَصَائِرِ الْوَاصِلِينَ إِلَى حَضْرَةِ
الْكَرِيمِ الْفَتَّاحِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ السَّمَاحِ
وَيَاقُوتَةِ الْفَلَاحِ وَجَوْهَرِ الصَّلَاحِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ أَهْلِ الْوَرَعِ وَالنَّجَاحِ وَالْفَلَاحِ
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الَّذِي شَرْعُهُ لِجَمِيعِ الشَّرَائِعِ نَاسِخٌ ،
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الرَّحْمَةِ الْكُبْرَى وَالنِّعْمَةِ الْعُظْمَى
لِأَهْلِ الْبَرَازِخِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْقَدَمِ
الرَّاسِخِ وَالْعِزِّ الْكَبِيرِ الشَّامِخِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا

مُحَمَّدٍ ذِي الْمَجْدِ الْأَثِيلِ وَالشَّرَفِ الرَّفِيعِ الْبَاذِخِ ، وَصَلِّ عَلَى
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ عَدَدَ الْأَبْعَادِ
وَالْأَمْيَالِ وَالْفَرَاسِخِ ، وَعَدَدَ ثِقَلِ الْجِبَالِ الشَّوَامِخِ .
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رُوحِ الْقَلْبِ وَشِفَاءِ الصَّدْرِ وَعَيْنِ
الْفُؤَادِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الَّذِي أُوتِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ
وَأَفْصَحِ مَنْ نَطَقَ بِالضَّادِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْآيَةِ
الْكُبْرَى وَالنِّعْمَةِ الْعُظْمَى لِلْمُعْتَبِرِينَ مِنَ الْعِبَادِ ،
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْهَادِي بِاللهِ إِلَى اللهِ غَايَةِ الْقَصْدِ
وَالْمُرَادِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ مَنْ تَزَوَّدَ مِنَ التَّقْوَى
بِخَيْرِ زَادٍ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ
وَأَزْوَاجِهِ أَهْلِ التَّوْفِيقِ وَالسَّدَادِ وَالرَّشَادِ ، صَلَاةً لَيْسَ

لَهَا زَوَالٌ وَلَا نَفَادٌ ، دَائِمَةً إِلَى يَوْمِ الْحَشْرِ وَالتَّنَادِ
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْحِصْنِ الْحَصِينِ لِمَنِ الْتَجَا وَاسْتَعَاذَ ،
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نِعْمَ الْغَوْثُ وَنِعْمَ الْغَيْثُ وَنِعْمَ الْمَعَاذُ
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ السَّيِّدِ الْحَبِيبِ السَّنَدِ الْمُجِيبِ الْمَلْجَإِ
الْمَلَاذِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ
وَاحْفَظْنَا بِبَرَكَتِهِمْ مِنْ كُلِّ فَظٍّ وَشَاذٍّ .
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْكَمَالِ وَالْبَهَاءِ وَالْوَقَارِ
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً لَا تُحِيطُ بِعَظَمَتِهَا الْأَفْكَارُ ،
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ جَمَالِ الرِّيَاضِ وَنَفْحِ الْأَزْهَارِ ، وَصَلِّ
عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَفِيفِ الْأَشْجَارِ وَخَرِيرِ مَاءِ الْبِحَارِ ، وَصَلِّ
عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَا غَرَّدَتِ الْأَطْيَارُ وَهَبَّتْ نَسَمَاتُ الْأَسْحَارِ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ السَّادَةِ الْأَخْيَارِ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الصِّدْقِ وَرَسُولِ الْحَقِّ وَالْإِنْجَازِ ، وَصَلِّ

عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَا طَافَ طَائِفٌ بِمَكَّةَ وَزَارَ مُؤْمِنٌ أَرْضَ الْحِجَازِ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ أَكْرَمِ نَبِيٍّ مُخْتَارٍ وَرَسُولٍ مُمْتَازٍ ، وَصَلِّ

عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ صَلَاةً نَنَالُ بِهَا النَّجَاةَ وَالْمَفَازَ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ إِمَامِ النَّبِيِّينَ أَشْرَفِ الْمُرْسَلِينَ خَيْرِ النَّاسِ ،

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَالْخَطَرَاتِ

وَالْأَنْفَاسِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ أَصْلِ الْخَيْرِ وَالْفَضْلِ

وَالْعَدْلِ وَالْإِينَاسِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَقِنَا شَرَّ الْوَسْوَاسِ

الْخَنَّاسِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَاحْفَظْنَا مِنَ الْجِنَّةِ

وَالنَّاسِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذِي الْقُوَّةِ وَالشَّجَاعَةِ وَالْبَأْسِ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ الْمُطَهَّرِينَ

مِنَ الدَّنَسِ وَالْأَرْجَاسِ ، الْمَحْفُوظِينَ مِنَ الْمَعَاصِي وَالْأَدْنَاسِ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَهْلِ الْأَخْلَاقِ طَيِّبِ الْمَعَاشِ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الَّذِي نَجَّاهُ اللهُ مِنْ كُلِّ خَائِنٍ وَغَاشٍّ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْمُبَرَّإِ مِنَ الْخِصَامِ وَالنِّزَاعِ وَالنِّقَاشِ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الزَّاهِدِ عَمَّا فِي الدُّنْيَا مِنْ مَتَاعٍ وَرِيَاشٍ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآنِسْنَا بِهِ مِنَ الْبُعْدِ وَالْإِيحَاشِ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْهَاشِّ الْبَاشِّ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ وَمَاشٍ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ الَّذِينَ

تَجَافَتْ جُنُوبُهُمْ لِلّٰهِ عَنِ الْمَضَاجِعِ وَالْفِرَاشِ

اللّٰهم صلّ وسلّم وبارك على سيدنا ومولانا محمد زمردة الأزل، وياقوتة الأبد، جمع الجمع في مقام الفرد مظهر الحق ومعدن الصدق اللّٰهم صلّ بجميع الصلوات، وسلّم بكافة التسليمات، وبارك بأوفر البركات على سيد أهل الأرض والسماء، سيدنا ومولانا محمد عالي القدر فخر الأنبياء، صلاة تشفيني بها من أمراضي وأسقامي، وتحفظني بها من خلفي وأمامي، وتغفر لي بها ذنوبي وآثامي، وتصرف بها عني همومي وأحزاني، وأراه في يقظتي ومنامي، وتسعدني بها في حياتي، وتكرمني بها بعد وفاتي، صلاة تفرج بها عنا ما نحن فيه من أمور ديننا ودنيانا وآخرتنا، وعلى آله وصحبه وسلّم.

اللّٰهم يا قدوس يا سلام بلّغ عنا سيدنا ومولانا محمدا منا السلام، السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، الصلاة والسلام عليك يا سيدي يا رسول الله صلى الله عليك في جميع العوالم كلها، صلاة دائمة من الأزل إلى الأبد، مستمرة لا ترد ولا تعد ولا تحد، صلاة ترددها ملائكة السموات العلية، وتجاوب بها الأرواح في عوالمها البرزخية، وعلى آل بيتك وأصحابك وأزواجك وذريتك وأمتك، وعلينا معهم يا رب العالمين

باب نمبر 6 (هفته)

صَلَوَاتُ مَشْرِقِ الْأَنْوَارِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْمُتَوَّجِ بِتَاجِ الْمَحَبَّةِ وَالْإِخْلَاصِ، وَصَلِّ عَلٰى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مُهَذِّبِ الْبَشَرِ بِالْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ، وَصَلِّ عَلٰى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الشَّفِيْعِ لِلْمُذْنِبِيْنَ وَالرَّحْمَةِ لِكُلِّ عَاصٍ، وَصَلِّ عَلٰى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ أَهْلِ الْمَحَبَّةِ وَالْاِخْتِصَاصِ،

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ٱبْتِسَامِ ٱلزَّهْرِ فِي ٱلرِّيَاضِ ، وَصَلِّ
عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ٱلسِّرَاجِ ٱلْوَهَّاجِ ٱلْفَيَّاضِ ، وَصَلِّ عَلَى
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ٱلْمُجَاهِدِ لِأَهْلِ ٱلْكُفْرِ وَٱلْإِعْرَاضِ ، وَصَلِّ عَلَى
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذِي ٱلْبِشْرِ ٱلدَّائِمِ بِلَا ٱنْقِبَاضٍ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ صَلَاةً لَا حَصْرَ لَهَا وَلَا ٱنْقِضَاضَ
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ٱلْمُرْتَبِطِ بِمَوْلَاهُ بِأَوْثَقِ رِبَاطٍ ، وَصَلِّ
عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى جَمِيعِ ٱلْأَنْبِيَاءِ وَٱلْمُرْسَلِينَ وَٱلْحَفَدَةِ وَٱلْأَسْبَاطِ
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ٱلْمَبْعُوثِ رَحْمَةً لِلنَّاسِ بِلَا تَفْرِيطٍ وَلَا إِفْرَاطٍ
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ ٱلْجِدِّ فِي طَاعَتِكَ وَٱلِاجْتِهَادِ
وَٱلنَّشَاطِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ٱلْمُغْتَبِطِ بِجَنَابِكَ ٱلْعَالِي كُلَّ
ٱلِاغْتِبَاطِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَٱهْدِنَا بِهَدْيِهِ إِلَى سَوَاءِ

ٱلصِّرَاطِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ
ٱلْمَحْفُوظِينَ بِبَرَكَتِهِ مِنَ ٱلْأَخْطَاءِ وَٱلْأَغْلَاطِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ صَامِتٍ وَلَافِظٍ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذِي ٱلْقَلْبِ
ٱلْوَاعِي وَٱلْجَنَانِ ٱلْحَافِظِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ مَنْ أُوتِيَ ٱلْحِكَمَ
وَٱلْمَوَاعِظَ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ ذَوِي
ٱلْبَصَائِرِ ٱلْمُنِيرَةِ وَٱلْقُلُوبِ ٱلْيَوَاقِظِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ
ٱلْوَجْهِ ٱلْمُنِيرِ وَٱلْجَمَالِ ٱلرَّائِعِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ٱلْمُطِيعِ لِرَبِّهِ
ٱلْمُنِيبِ ٱلْخَاشِعِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ٱلنَّبِيِّ ٱلطَّائِعِ وَٱلرَّسُولِ
ٱلشَّافِعِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ٱلْغَيْثِ ٱلْهَامِعِ وَٱلنُّورِ ٱللَّامِعِ
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ٱلْمُتَبَتِّلِ ٱلْمُتَهَجِّدِ ٱلسَّاجِدِ ٱلرَّاكِعِ ، وَصَلِّ
عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ ٱلْحُجَّةِ ٱلدَّامِغَةِ وَٱلْبُرْهَانِ ٱلْقَاطِعِ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ الَّذِينَ كَانَتْ
جُنُوبُهُمْ فِي طَاعَةِ اللهِ تَتَجَافَى عَنِ الْمَضَاجِعِ ، وَصَلِّ عَلَى
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الَّذِي أَسْبَغْتَ عَلَيْهِ نِعَمَكَ الظَّاهِرَةَ وَالْبَاطِنَةَ
كُلَّ الْإِسْبَاغِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الَّذِي بَلَّغَ عَنِ اللهِ
أَجْمَعَ وَأَشْمَلَ وَأَكْمَلَ بَلَاغٍ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَيْفِ
اللهِ الْمَسْلُولِ عَلَى كُلِّ طَاغٍ وَبَاغٍ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
الَّذِي مَلَأْتَ صَدْرَهُ بِالْحِكْمَةِ وَأَفْرَغْتَهَا فِيهِ كُلَّ الْإِفْرَاغِ ، وَصَلِّ
عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْمُبَرَّإِ مِنَ الدَّعَةِ وَالْكَسَلِ وَالْفَرَاغِ
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَاسْقِنَا مِنْ
حَوْضِهِ مَشْرَبًا رَوِيًّا طَيِّبَ الْمَسَاغِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
الَّذِي جَاءَ بِالنُّورِ وَالْهُدَى وَالْعَدْلِ وَالْإِنْصَافِ ، وَصَلِّ

عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الَّذِي جَمَعَ اللهُ بِهِ الْقُلُوبَ وَطَهَّرَهَا مِنَ
الْخِلَافِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الَّذِي عَصَمَهُ اللهُ وَنَجَّاهُ مِمَّا
يُخَافُ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الشَّفِيعِ لِأَهْلِ الذُّنُوبِ وَالتَّفْرِيطِ
وَالْإِسْرَافِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ
أَصْحَابِ الشَّمَائِلِ الطَّيِّبَةِ وَالْخِصَالِ الظِّرَافِ ، وَصَلِّ عَلَى
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَامِي السَّجَايَا السَّامِيَةِ عَظِيمِ الْأَخْلَاقِ ، وَصَلِّ
عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَرْشِ الْمَطَالِعِ الْإِلَهِيَّةِ عَلَى الْإِطْلَاقِ ، وَصَلِّ عَلَى
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الَّذِي عُرِجَ بِهِ حَتَّى اخْتَرَقَ السَّبْعَ الطِّبَاقَ ، وَصَلِّ
عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ آيَةِ اللهِ الْكُبْرَى فِي جَمِيعِ الْآفَاقِ ، وَصَلِّ
عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ الْمُحَافِظِينَ عَلَى الْعَهْدِ
وَالْمِيثَاقِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَشْرِقِ الْأَنْوَارِ قُطْبِ دَائِرَةِ

الْأَفْلَاكِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْمَخْصُوصِ بِرِعَايَتِكَ

وَعِنَايَتِكَ وَهُدَاكَ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْمُتَفَانِي فِيكَ عَمَّنْ

سِوَاكَ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الَّذِي خَدَمَتْهُ الْأَفْلَاكُ

وَحَرَسَتْهُ الْأَمْلَاكُ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَافِي شَرَابِ مَحَبَّتِكَ

وَرَحِيقِ حُمَيَّاكَ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الَّذِي أَسْعَدْتَهُ بِرِضَاكَ

وَحَصَّنْتَهُ بِحِمَاكَ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ

وَأَزْوَاجِهِ أَهْلِ الْأَيَادِي الْكَرِيمَةِ عَلَى الْوَرَى وَبَحْرِ نَدَاكَ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبِقَةِ الْوُجُودِ بَاهِي الْجَمَالِ ، وَصَلِّ عَلَى

مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ حِصْنِ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْآفَاتِ وَالْأَهْوَالِ ، وَصَلِّ

عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْمُخْلِصِ الْأَمِينِ تَاجِ الشَّرَفِ وَالْكَمَالِ ،

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الظِّلِّ الظَّلِيلِ الْوَارِفِ يَوْمَ الْحَشْرِ

وَالسُّؤَالِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْمُؤَيَّدِ فِي الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ ،

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْأَقْوَاتِ وَالْأَرْزَاقِ وَالْآجَالِ ، وَصَلِّ

عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ الَّذِينَ تَحَلَّوْا بِأَعْظَمِ

الْفَضَائِلِ وَأَكْمَلِ الْخِصَالِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَلَاذِ

الْأَنَامِ حِصْنِ الْإِسْلَامِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْقَوِيِّ الشَّدِيدِ

الشُّجَاعِ الْهُمَامِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبِيرِ الزَّهْرِ فِي الْأَكْمَامِ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَمْسِ الْمَعَارِفِ الطَّالِعَةِ بَدْرِ هِدَايَةِ

الْأَنَامِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَصْدَرِ الْإِحْسَانِ وَالْإِكْرَامِ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَأَرِنَا ذَاتَهُ الشَّرِيفَةَ فِي أَعْلَى مَقَامٍ ، وَصَلِّ

عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ بِمِسْكِ الْخِتَامِ ، وَصَلِّ عَلَى

مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ الْهَائِمِينَ بِاللهِ فِي أَشَدِّ الْهُيَامِ

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْحُكَّامِ الْعَادِلِينَ الْآمِرِ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَابِطِ الْجَأْشِ ثَابِتِ الْجَنَانِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ دَلِيلِ كُلِّ ضَالٍّ وَحَيْرَانَ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً
تَمْنَحُنَا بِهَا قُدْسِيَّةً فِي النَّفْسِ وَصِحَّةً فِي الْأَبْدَانِ ، وَنُورًا فِي
الْبَصَرِ وَرِقَّةً فِي الْوِجْدَانِ ، وَقُوَّةً فِي السَّمْعِ وَضِيَاءً تَكْتَحِلُ بِهِ
الْعَيْنَانِ ، وَطَهَارَةً فِي الْقَلْبِ وَعِفَّةً فِي اللِّسَانِ ، وَصَلِّ عَلَى
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نُورِ الْإِيمَانِ وَفَيْضِ الْإِحْسَانِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
الَّذِي هَدَى اللهُ بِهِ الْعَوَالِمَ مِنْ إِنْسٍ وَجَانٍّ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ صَلَاةً دَائِمَةً مَدَى الدُّهُورِ وَالْعُصُورِ
وَالْأَزْمَانِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الَّذِي حَارَتْ عُقُولُ الْوَرَى فِي
فَهْمِ مَعْنَاهُ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ أَفْضَلِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ،

وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَظِيمِ الْقَدْرِ وَالْجَاهِ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَاجْمَعْنَا
بِهِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَمَتِّعْنَا بِمَرْآهُ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَأَعْطِهِ الشَّفَاعَةَ
وَبَلِّغْهُ جَمِيعَ مَا يُحِبُّهُ وَيَرْضَاهُ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَةَ
السَّامِيَةَ وَبَلِّغْهُ مُبْتَغَاهُ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَأَعْطِهِ الشَّفَاعَةَ
وَالْوَسِيلَةَ وَأَكْرِمْ لَدَيْكَ مَثْوَاهُ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ
وَأَزْوَاجِهِ صَلَاةً دَائِمَةً تُقِرُّ بِهَا عَيْنَاهُ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الرَّؤُوفِ
الرَّحِيمِ ذِي الشَّفَقَةِ وَالْحُنُوِّ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذِي الْقَدْرِ الْعَلِيِّ
صَاحِبِ الْهَيْبَةِ وَالسُّمُوِّ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللهِ صَاحِبِ
الْقُرْبِ وَالدُّنُوِّ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ قَامِعِ أَهْلِ الضَّلَالِ وَالْعُتُوِّ
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْأَرْفَعِ الْحَائِزِ لِكُلِّ رِفْعَةٍ وَعُلُوٍّ
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ الَّذِينَ بِهِمْ نَنَالُ كُلَّ

مَرْغُوبٍ وَمَرْجُوٍّ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الرَّسُولِ الْأَمِينِ
الصَّادِقِ الْوَفِيِّ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ أَكْرَمِ الْكُرَمَاءِ
إِمَامِ كُلِّ رَسُولٍ وَنَبِيٍّ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ
لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَارْحَمْ بِفَضْلِكَ وَالِدَيَّ
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَاحْفَظْنِي مِنَ الْبَلَاءِ وَانْشُرْ وِقَايَتَكَ
عَلَيَّ ، وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْهَاشِمِيِّ
وَصَلِّ عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَصِلَةِ كُلِّ عَارِفٍ وَوَلِيٍّ ، وَصَلِّ
عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْإِيمَانِ الْقَوِيِّ ، وَصَلِّ عَلَى
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَنَجِّنَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ ظَاهِرٍ أَوْ خَفِيٍّ ، وَصَلِّ
عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَثَبِّتْنَا عَلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ السَّوِيِّ ، وَصَلِّ
عَلَى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ ذَوِي الْعِزِّ الشَّامِخِ وَالنُّورِ الْبَهِيِّ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَشْهَدِ الْجَمَالِ فِي صُورَةِ كُلِّ
مَشْهُودٍ، وَعَيْنِ الْوِصَالِ الدَّالِّ عَلَى الْحَقِّ الْمَعْبُودِ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ
أَهْلِ الْفَضْلِ وَالْكَرَمِ وَالْجُودِ. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
لَمْعَةِ التَّدَلِّي، وَسِرِّ التَّجَلِّي، إِمَامِ الْأَنْبِيَاءِ، وَمِصْبَاحِ الْيَقِينِ، وَعَلَى آلِهِ
الطَّيِّبِينَ، وَأَصْحَابِهِ الْمُكَرَّمِينَ، وَأَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ. اللَّهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْهَادِي لِأَنْوَارِكَ، الْجَامِعِ لِأَسْرَارِكَ، الدَّالِّ
عَلَيْكَ، الْمُوَصِّلِ إِلَيْكَ، صَلَاةً يَنْفَرِجُ بِهَا كُلُّ ضِيقٍ وَتَعْسِيرٍ، وَنَنَالُ بِهَا
كُلَّ خَيْرٍ وَتَيْسِيرٍ، وَتَشْفِينَا مِنَ الْأَوْجَاعِ وَالْأَسْقَامِ، وَتُخَلِّصُنَا مِنَ الْمَخَاوِفِ
وَالْأَوْهَامِ، وَتَحْفَظُنَا فِي الْيَقَظَةِ وَالْمَنَامِ، وَتُنْجِينَا مِنْ نَوَائِبِ الدَّهْرِ وَمَتَاعِبِ الْأَيَّامِ
وَعَلَى آلِهِ هُدَاةِ الْإِسْلَامِ، وَأَصْحَابِهِ السَّادَةِ الْأَعْلَامِ، وَأَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ الْكِرَامِ
وَاجْمَعْنَا عَلَيْهِ يَا رَبَّنَا فِي أَعْلَى مَقَامٍ، وَارْزُقْنَا يَا مَوْلَانَا فِي جِوَارِهِ حُسْنَ الْخِتَامِ

باب نمبر 7 (اتوار)

صلوات مناجاة الحضرة المحمدية

بسم الله الرحمن الرحيم

الصلوات الزاهرات ، والتسليمات العاطرات والتحيات الكاملات ، والبركات المتواليات عليك يا سيدي يا رسول الله ، يا خاتم الأنبياء يا قدوة الأصفياء ، يا سيد الأتقياء ، يا أكرم أهل الأرض والسماء ، الصلاة والسلام عليك يا نور الحق الذي برز من عالم الخفاء إلى

عالم الظهور والارتقاء ، فكان آدم قبسا من هذا الضياء الصلاة والسلام عليك يا صفاء كل شيء وحقيقته المعنوية يا ناسوت الحياة السارية في تلك الرقائق اللاهوتية يا ينبوع الفيض الواصل للمدارك الإنسانية ، يا شراب الشوق للمشاعر الوجدانية ، الصلاة والسلام عليك يا صفي الله أنت الأول نورا في العالمين ، والآخر ظهورا في المرسلين والظاهر شهودا في النبيين ، والسابق بالشريعة والدين والباطن بالحقيقة واليقين ، والحافظ عهود المواثيق الرسالة والتبيين ، الصلاة والسلام عليك يا مشكاة مصباح أنوار التوحيد ، يا هالة الإبداع والتفريد ، يا كامل عوارف التحميد والتمجيد ، يا ذكر نفائس المواعظ لمن ألقى السمع

وَهُوَ شَهِيدٌ ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَوْثَرَ الْبَرَكَاتِ ،
يَا غَيْثَ الْخَيْرَاتِ ، يَا مَطْلَعَ التَّجَلِّيَاتِ ، يَا مَشْرِقَ السَّعَادَاتِ ،
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذَا الْأَنْوَارِ السَّاطِعَةِ ، وَالْإِشْرَاقَاتِ
اللَّامِعَةِ ، وَالْفُيُوضَاتِ الْهَامِعَةِ ، وَالْحَسَنَاتِ الْجَامِعَةِ ،
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بِلِسَانِ تُقَاهُ ارْتَقَتِ الْأَرْوَاحُ إِلَى
الْمَعَانِي الْعِرْفَانِيَّةِ ، وَتَحَقَّقَتْ بِوُجُودِ شُهُودِ سُعُودِكَ
الْمَلَائِكَةُ النُّورَانِيَّةُ ، وَاسْتَنَارَتْ بِنُورِ نَيِّرَاتِ شَمْسِ بَهَائِكَ
الْأَفْلَاكُ الْعُلْوِيَّةُ ، وَاسْتَمَدَّ مِنْ مَدَدِ فُيُوضَاتِكَ جَمِيعُ
الْمَخْلُوقَاتِ الْكَوْنِيَّةِ ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا هَيْكَلَ
الْأَنْوَارِ اللَّامِعَةِ الْعَرْشِيَّةِ ، يَا سَمَاحَةَ الْإِينَاسِ فِي الْمَعَارِجِ
الْقُدْسِيَّةِ ، يَا رَحِيقَ الْهَنَاءِ لِارْتِوَاءِ النُّفُوسِ الْبَشَرِيَّةِ ، يَا ذَوْقَ

الْأَحَاسِيسِ وَمَظْهَرَهَا فِي أَسْمَى مَعَانِيهَا الرُّوحِيَّةِ ، يَا مِثَالَ
الْمَحَبَّةِ الَّتِي تَسِمَتْ بِصِفَاتِ الْجَمَالِ الْكَمَالِيَّةِ ، الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَسِيمَ الْحَيَاةِ يَا شَمْسَ الْأَكْوَانِ ، يَا رَحْمَةَ اللهِ
فِي صُورَةِ إِنْسَانٍ ، يَا سَمَاءَ الْغُيُوبِ يَا يَقَظَةَ الْوُجْدَانِ ،
يَا طَهَارَةَ الْقُلُوبِ يَا جَزَاءَ الْإِحْسَانِ ، يَا عَقْلَ الْكَوْنِ يَا ضَمِيرَ
الزَّمَانِ ، يَا رِقَّةَ الشُّعُورِ يَا وَحْيَ الْبَيَانِ ، يَا حَاسَّةَ الْخَيْرِ
يَا فَهْمَ الْقُرْآنِ ، يَا جَنَّةَ الرُّوحِ يَا خُضْرَ الرِّضْوَانِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْوُدِّ وَالْوِدَادِ ، يَا ظِلَالَ
الرَّحْمَةِ يَا رَفِيعَ الْعِمَادِ ، يَا نُورَ الْحِكْمَةِ يَا سِرَاجَ الرَّشَادِ ، يَا أَسَاسَ
الْعَدْلِ يَا رَحْمَةَ الْعِبَادِ ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
مَنْ لَا تُدْرِكُ الْعُقُولُ عَظَمَتَكَ إِحَاطَةً وَتَقْدِيرًا ، يَا مَنْ

مَلأْتَ فَضَاءَ الْوُجُودِ إِشْرَاقاً وَتَنْوِيراً ، يَا قَطْرَ النَّدَى عَلَى
شَجَرَةِ الْحَيَاةِ الَّتِي طَهَّرَ اللهُ بِهَا الْعِبَادَ تَطْهِيراً . يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً ، وَدَاعِياً إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ
وَسِرَاجاً مُنِيراً . الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَرْزَخَ الْأَزَلِيَّاتِ
بَيْنَ الْحَقِّ وَالْمَخْلُوقَاتِ ، يَا حِصْنَ الْمُسْلِمِينَ فِي الشَّدَائِدِ
وَالْأَزَمَاتِ ، يَا عَظَمَةَ الْأَسْرَارِ السَّارِيَةِ فِي قَوَابِلِ الْكَمَالَاتِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللهِ وَإِكْرَامَهُ . يَا نِعْمَةَ
اللهِ وَإِحْسَانَهُ ، يَا هِدَايَةَ اللهِ وَإِنْعَامَهُ ، يَا نَفْحَةَ اللهِ وَإِلْهَامَهُ
يَا مَبْدَأَ الْخَيْرِ وَنِظَامَهُ ، يَا مَظْهَرَ السَّعْدِ وَخِتَامَهُ ، الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَنْتَ لِلشَّمْسِ بَهَاءٌ وَنُورٌ ، وَلِلْكَوَاكِبِ
رَوْعَةٌ وَظُهُورٌ ، وَلِلْحَيَاةِ بَهْجَةٌ وَسُرُورٌ ، وَلِلْمَاءِ رِيٌّ

وَطَهُورٌ ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شُعَاعَ نُورِ الْيَقِينِ
يَا عَيْنَ بَصَائِرِ الْعَارِفِينَ ، يَا طَهَارَةَ سَرَائِرِ الْمُوَحِّدِينَ ، يَا تَبْصِرَةَ
الْمُسْتَبْصِرِينَ ، يَا فَرْحَةَ الْمَكْرُوبِينَ ، يَا سَلْوَةَ الْمَحْزُونِينَ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ الشُّهُودِ ، يَا سَعْدَ السُّعُودِ ، يَا
آيَةَ الدَّهْرِ ، يَا مُعْجِزَةَ الْخُلُودِ ، يَا عَبَاقَةَ الزَّهْرِ ، يَا بَسْمَةَ
الْوُجُودِ ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا طَبِيبَ الْقُلُوبِ
يَا شِفَاءَ الْأَجْسَامِ ، يَا حَيَاةَ النُّفُوسِ يَا دَوَاءَ الْأَسْقَامِ
يَا مَنْ سَبَّحَ فِي كَفِّكَ الْحَصَى وَالطَّعَامُ ، وَنَطَقَ لَكَ
الطِّفْلُ قَبْلَ الْفِطَامِ ، وَنَسَجَ لَكَ الْعَنْكَبُوتُ وَبَاضَ الْحَمَامُ
يَا مَنْ رَوَّيْتَ بِقَدَحِ اللَّبَنِ الْكَثِيرَ مِنَ الْأَنَامِ ، يَا مَنِ انْشَقَّ لَكَ
الْقَمَرُ وَظَلَّلَكَ الْغَمَامُ ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

يا من سلمت عليك الأشجار ، وشهدت برسالتك الأحجار ،
وحن لك الجذع وواراك الغار ، يا من اهتزت من جلال
نبوتك شوامخ الشم من الجبال ، ونبع من بين أصابعك الماء
الزلال ، وشكا لك البعير وكلمتك الظبية بأفصح مقال
يا من أثرت قدمك في الصخر ولم تؤثر في الرمال ، يا صاحب
التاج والبراق والمعراج يا نبي الخير يا مصدر الأفضال ،
يا من رأيت ربك ليلة الإسراء في عالم اليقظة لا في عالم المثال
وشاهدت مولاك بعين القلب لا بعين الخيال ، وكم
تحملت الأهوال وتقدمت الأبطال في حومة القتال ، وضربت
للناس الأسوة الحسنة في الأقوال والأفعال ، وهذا
تخصيص من الله لك فيه تكريم وإجلال ، ولا استحالة

في ذلك فالله قادر على كل شيء سبحانه الكبير المتعال
فمعجزاتك يعجز عن وصفها اللسان ، وآياتك واضحة البيان
وشمائل فضلك باقية على مر الزمان لأنك دليل الحق
المشاهد في كل زمان ومكان ، الصلاة والسلام
عليك يا من قرن الله طاعتك بطاعته « من يطع الرسول فقد
أطاع الله » وجعل مبايعتك عين مبايعته « إن الذين
يبايعونك إنما يبايعون الله » وأقسم بحياتك في كتابه
المكنون « لعمرك إنهم لفي سكرتهم يعمهون » وأرسلك
للناس جميعا « يا أيها الناس إني رسول الله إليكم
جميعا » ولم يعذب قوما أنت فيهم « وما كان الله
ليعذبهم وأنت فيهم » وجعلك على كل الأمم شهيدا

« فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء
شهيدا » وعلم المؤمنين أدب الحديث معك « لا تجعلوا
دعاء الرسول بينكم كدعاء بعضكم بعضا » وشرفك
الرحمن الرحيم بمحاسن الأوصاف ومحامد التكريم
« وإنك لعلى خلق عظيم » وأغناك الله عن الحراس
« والله يعصمك من الناس » وأنزل عليك القرآن رحمة
ورفقا « طه ، ما أنزلنا عليك القرآن لتشقى »
الصلاة والسلام عليك يا سيد الخلق وجميع ما خلق الله
يا نداء الضمير نحو طاعة الله ، يا دليل القلوب إلى
حسن الظن بالله ، الصلاة والسلام عليك يا ليلة
القدر ، يا نور البدر ، يا مطلع الفجر ، يا أريج الورد ، يا عطر

الزهر ، أنت السرور واليسر ، والفخر والذخر ، والعفاف
والطهر ، والفتح والنصر ، والحمد والشكر ، الصلاة
والسلام عليك يا من أنت للعالمين رحمة وشفاء ، وللمسلمين
عز ورجاء ، ها نحن أولاء خدامك الأوفياء ، المتوسلون
بجنابك ، الموقنون بإمدادك ، المتحققون من بركاتك
الواقفون على أعتابك ، طالبين كريم رعايتك ، وعظيم
شفاعتك ، ذرة من مددك تكفيني (٣) ، ونظرة من
كرمك ترضيني (٣) ، فما ناداك صادق إلا لبيت النداء ، وما
استغاث بك مؤمن إلى الله إلا أزال عنه الشقاء . نعم ، يراك
البصير بعين قلبه ويأتيه الفرج ، وتشرق روحك الشريفة
لأحبابك عندما يشتد الحرج ، فأنت في الرفيق الأعلى

وَالْمَقَامِ الْأَسْمَى ، مَشْرِقُ التَّجَلِّي وَالنُّورِ ، بَاهِرُ الْوَضَاءَةِ

وَالظُّهُورِ ، يَفِيضُ خَيْرُكَ عَلَى الْمُحِبِّينَ ، وَيَعُمُّ بِرُّكَ عَلَى

الْمُخْلِصِينَ ، فَتُشَاهِدُكَ أُمَّتُكَ فِي يَقْظَةِ رُوحِهَا وَمَنَامِهَا

وَتَسْأَلُكَ عَمَّا يُصْلِحُ مِنْ شَأْنِهَا ، فَتُجِيبُهَا إِلَى مَا فِيهِ خَيْرُهَا

يَا مَنْ أَنْتَ هَادِينَا وَشَفِيعُنَا ، سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللهِ ،

وَحَقِّ حَقِّكَ وَمَقَامِ قُرْبِكَ وَإِشْرَاقِ وَجْهِكَ ، حَرَامٌ عَلَى

الْمُنْكِرِينَ مُشَاهَدَتُكَ ، وَبَعِيدٌ عَلَى الْوَاهِمِينَ مُخَاطَبَتُكَ

وَهَيْهَاتَ لِلْمُتَشَكِّكِينَ الْوُصُولُ إِلَى مَقَامِ حَضْرَتِكَ

لِأَنَّ قَدْرَكَ لَا يُعْرَفُ بِالْوَهْمِ وَالظَّنِّ وَالْخَيَالِ ، وَمَقَامُكَ لَا

يُدْرَكُ بِالْكَلَامِ وَالتَّخْمِينِ وَالْجِدَالِ ، فَمَنْ ذَا الَّذِي

صَلَّى عَلَيْكَ وَلَمْ تُشْرِقْ رُوحُكَ عَلَيْهِ ، وَمَنْ ذَا الَّذِي اسْتَشْفَعَ

بِكَ وَلَمْ يَصِلْ نَصْرُ اللهِ إِلَيْهِ ، نَحْنُ فِي حِمَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ (٣) ،

نَحْنُ فِي رِحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللهِ (٣) ، نَحْنُ فِي كَنَفِكَ

يَا نَبِيَّ اللهِ (٣) ، نَحْنُ فِي جَاهِكَ يَا صَفِيَّ اللهِ (٣) ، نَحْنُ فِي

حَرَمِكَ يَا أَعَزَّ خَلْقِ اللهِ (٣) ، فَمَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَيَعْلَمُ أَنَّ اللهَ هُوَ

الْمُعْطِي وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ مَظْهَرُ الْعَطَاءِ ، وَاللهُ نُورُ السَّمٰوَاتِ

وَالْأَرْضِ وَأَنْتَ مِرْآةُ هَذَا الضِّيَاءِ ، لِأَنَّكَ النُّورُ الْمُبِينُ

الَّذِي مَلَأَ إِشْرَاقُهُ الْعَالَمِينَ ، وَأَنْتَ كِتَابُ اللهِ وَمِيثَاقُ

النَّبِيِّينَ ، وَأَنْتَ نَظَرُ الْحَقِّ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ ، كَيْفَ

لَا وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْكَ فِي مُحْكَمِ التَّبْيِينِ « قَدْ جَاءَكُمْ

مِنَ اللهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ » ، الصَّلَاةُ

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ فِي عَالَمِ الْغَيْبِ إِشْرَاقُكَ ،

وفي عالم الشهادة آثارك ، وفي عالم الروح أسرارك ،

وفي عالم الأفلاك أنوارك ، وفي عالم البرزخ بركاتك

صلى الله عليك وعلى آلك الأبرار المتقين ، وأصحابك

الأخيار المقربين ، وأزواجك الأطهار أمهات المؤمنين

صلاة يسطع نورها في أعلى عليين ، ويعلو شأنها في

الخالدين ، ويرتفع قدرها أبد الآبدين ،

ويسمو فضلها دهر الداهرين ، الصلاة والسلام عليك يا إمام

الهدى يا بحر الندى ، يا غوث الورى ، يا صاحب

الضراعة والكرامة ، يا سيد الخلق يوم القيامة ، يا من

أعطاك الله في الآخرة أسمى مراتب السيادة ، وأعظم درجات

السعادة ، يا صاحب الوسيلة الكبرى يا منقذ أمتك

من العذاب والأهوال ، يا صاحب الشفاعة العظمى

يوم الحشر والسؤال ، سلام الله وملائكته عليك

وسلام منا إليك ، وسلام علينا منك ، إنه من

الله وإليك ، الصلاة والسلام عليك يا صاحب الفتح

والفتوح ، جئنا إليك بالقلب والروح ، أنت وسيلتنا

إلى الله تعالى أن يختم لنا بكمال الإيمان

ونعمة الإسلام ، وأن يجمعنا بك في أعلى مقام

ويرينا ذاتك الشريفة في اليقظة والمنام ، وأن يرزقنا في

جوارك يا إمام المرسلين حسن الختام ؟

سطره المذنب عبد الفتاح بن محمد بن عبد الفتاح

في شهر جمادى الأولى سنة ١٣٦٨ هـ

قِصَّةُ الصَّلٰوات

درُود وسلام کے واقعات

ان درُودوں کا ایک واقعہ ہے خدا گواہ ہے کہ میرا اس راز کو کھولنے کا ارادہ نہیں تھا کیونکہ مجھے اس سے زیادہ کوئی شے پسندیدہ نہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے ان لشکروں کا ایک غیر معروف سپاہی بن جاؤں جو لوگوں میں مشہور ہونے پر خدا کے حضور متعارف ہونے کو ترجیح دیتے ہیں، کیونکہ اصل مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب کی طرف لوگوں کو بلانا ہے اور اس کے نبی علیہ السلام اور اس کے دوستوں کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ چاہیئے کہ ہم تاریخ کی گزشتہ نصف صدی کی طرف لوٹیں، کیونکہ زمانے کا پہیہ تیز گردش سے نہیں رکتا اور جب وہ کسی توقف اور مہلت کے بغیر چلتا ہے تو لوگ بھی زمانے کی سواری میں اسی طرح چلتے ہیں تاکہ اس سفر سے زندگی کا سبق اور وجود کی حکمت حاصل کریں۔

کتنی جلدی سال گزر رہے ہیں اور دِنوں کے صحیفے لپٹ رہے ہیں اور اسی لئے تو مجھے دکھتا ہے کہ میں مجبور ہوں کہ کچھ اختصار میں اچٹتی ہوئی نظر ڈالوں اور میں زمانے کے ساتھ 1337ھ بمطابق 1918ء کے موسم سرما کی سخت طوفان اور بارش والی ٹھنڈی اور اندھیری رات کی طرف لوٹتا ہوں جب کہ میں اس وقت پولیس میں سپاہی تھا۔ رات کے پہرے پر شام 11 بجے سے صبح 7 بجے تک میری ڈیوٹی تھی۔ جب رات گہرے اندھیروں میں عالم وجود کو لپیٹ لیتی تھی تو اسے سخت سردی بھی آڈھانپتی تھی اور میں آنے جانے میں رات کاٹتا۔ سیکنڈ، گھنٹوں میں اور منٹ سالوں میں گزرتے اور میں اس سخت طوفانی وقت میں زندگی کے خواب غفلت سے

بیدار ہوا اور میں نے اس گھڑی سے زندگی شروع کی اور میں نے ماضی کے متعلق سوچا تو اسے چھوڑ دیا اور حال کے متعلق تدبیر کی اور مستقبل سے میں خائف تھا اور میں نے اپنے آپ کو خوب مشقت میں ڈال کر سوچا کہ میں اس زندگی میں کیا کروں اور یہ مختصر سی عُمر باوجود اس طویل رات کے کیسے گزاروں؟

مجھے دو گھرے غیب کے پردے سے ایک روحانی آواز نے پُکارا، اے حیران انسان! قرآن پاک کی طرف آ، تو میرے دل نے اس آواز کو قبول کرلیا اور میں نے ایک جلوہ نور محسوس کیا جو کہ میرے اطراف قلب کو روشن کر رہا تھا اور اس وقت سے میں نے قرآن پاک کو اپنی تنہائی کا مونس اور وحشت کا ساتھی بنالیا اور میں نے اللہ تعالیٰ اور قرآن پاک کی طرف راحت واطمینان محسوس کیا۔ پس میں نے سورۃ سجدہ کو زبانی یاد کیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں نے یہ سورۃ کیسے یاد کی اور نہ یہ کہ خاص اسے میں نے کیوں چنا، ایک دفعہ میں اسے نماز میں پڑھ رہا تھا کہ مجھے فقہاء میں سے ایک شخص نے سنا اور مجھے اس وقت تک کیلئے پڑھنے سے روکا جب تک میں کسی فقیہہ کو سنالوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آسانی فرمائی کہ میں نے بعض چھوٹی سورتیں ایک فقیہہ سے یاد کرلیں اور میں زبان، دل اور وجدانی کیفیت کے ساتھ پڑھتا تھا، اس وقت میرے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود شریف پڑھنے کا ذوق پیدا ہوا تو میں نے درُود شریف کو وظیفہ بنالیا اور میں نے گنتی کے ساتھ شروع کیا، اللہ تعالیٰ کی توفیق و کرم سے ایک ہزار مرتبہ صبح اور اسی قدر شام کو میرا ورد تھا اور دن گزرتے گئے اور میرا ٹیلی فون کے عامل کی حیثیت سے تبادلہ ہوگیا۔

اب میرے پاس کافی وسیع وقت تھا تو میرا وِرد ایک ہزار سے بڑھ کر 5 ہزار ہوگیا اور میں ہر پندرہ دن میں دو دن آرام کرتا تو ان دو دنوں میں 24 گھنٹوں

کے دوران میرا وِرد 14 ہزار تک بڑھ گیا۔

اے پڑھنے والے! مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ دُرود شریف کا وہ صیغہ پوچھ رہے ہیں جس کے ساتھ میں اتنی زیادہ تعداد میں دُرود شریف پڑھ لیتا تھا تو آپ کو میرا جواب یہ ہے کہ بڑے سے بڑا وِرد یہ تھا۔

☆ اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی و علی آله و صحبه و سلم

☆ صلی الله علی محمد صلی الله علیه وسلم

☆ محمد صلی الله علیه وآله وسلم

ورنہ اس مختصر وقت میں اتنی زیادہ تعداد میں نہیں پڑھ سکتا تھا اور اسی دوران مجھ پر عجیب طرز اور الفاظ والے دُرود شریف غالب آتے اور میں انہیں اپنے دوستوں پر پیش کرتا تو اس سے خوش ہوتے اور جمع کر لیتے اور زبانی یاد کر لیتے، ان حالات کے پیش نظر میں اکثر خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتا یہاں تک کہ میں ایک بار سے زیادہ مرتبہ زیارت سے بہرہ ور ہوتا اور میرے نزدیک ان میں سے بعض زیارتوں کو تکبر اور فخر کے لئے نہیں بلکہ نصیحت اور عبرت کیلئے بیان کرنے میں کوئی ڈر نہیں اور میری تصدیق کر اور مجھے تصدیق ہی کی امید ہے کہ میں وہی صورت بیان کرسکتا ہوں جو کہ میری روح کے خیال میں محفوظ اور میرے دل کے آئینہ میں منقش ہے اور مقام نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل بننے سے شیطان کے عاجز ہونے کے بارے میں کوئی جھگڑا نہیں کرسکتا کیونکہ خود سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے برحق مجھ کو دیکھا کیونکہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا“ تو یہ خوابیں اگر کسی چیز پر

دلالت کرتی ہیں تو صرف اسی ایک امر پر اور وہ ہے حق کی جانب سیر اور طریق اطاعت اور اخلاق کی پاکیزگی اور استقامت، تو ان خوابوں میں سے ایک میں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ افضل الاعمال یہ ہے کہ نماز کا اس کے وقت میں انتظار کرے۔

ایک دوسری خواب میں مجھے حکم دیا گیا کہ میں نہ سوؤں مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر پر اور کئی دفعہ بیمار ہوتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکلیف کی جگہ اپنا دست مبارک رکھ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے فوراً شفا ہو جاتی ہے۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہے کہ میں نے اچھے خاتمے کی نیت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل کر سورۃ فاتحہ پڑھی اور ایسا بھی ہوا کہ زمانہ طویل تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مجھ سے منقطع رہی تو اس کی وجہ سے بہت غمگین ہوا، پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی، آپ فرما رہے ہیں تو کیسے غمگین ہے؟ حالانکہ میں تیرے ساتھ ہوں، میں تیرے ساتھ ہوں اور کئی مرتبہ ایسا فرمایا۔

ایک مرتبہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی، کیا آپ میرے شفیع ہیں؟ فرمایا میں تیری شفاعت کرنے والا اور ضامن ہوں۔ ایک دفعہ میں نے آپ کو حضرات انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلوات والتسلیمات کے درمیان دیکھا، چونکہ میں ان کے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوری طرح پہچان نہ سکا، تو میں نے ان سے عرض کی کہ آپ میں میری شفاعت فرمانے والے کہاں ہیں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یوں کہہ کہ ”میرے ضامن کہاں ہیں“؟

کئی دفعہ میں مشکلات اور تنگیوں میں گھر گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے حوصلہ دلاتے اور صبر کرنے اور صبر کے ساتھ مصائب پر غالب آنے اور بے قرار اور بے چین نہ ہونے کی ہدایت فرماتے تھے۔

ایک اور خواب میں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ آپ ہمیشہ مجھ پر اپنی زیارت کا احسان فرماتے رہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اپنے اعمال کے اندازے کے مطابق دیکھے گا۔

ایک دفعہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی صورت میں دیکھا کہ جو مجھ پر مشتبہ ہوگئی تو میں نے وضاحت کیلئے عرض کی، کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ تو خود عبدالمقصود نہیں ہے؟ تو مجھے معلوم ہوا کہ اصل میں، میں ہی بدلا ہوا ہوں۔

قصہ مختصر! میں نے جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرودشریف کا وسیلہ اللہ سبحانہ، کی بارگاہ میں پیش کیا تو پختہ امداد، فوری مشکل کشائی، حاجت روائی اور توفیق کثیر نصیب ہوئی۔

اللہ کا شکر اور اس کی نعمت کا بیان ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک رات اپنے حضور کھڑے ہونے کی عزت عطا فرمائی، جس میں، میں بہت مغموم و پریشان سویا۔ میں اس کے جلال میں غرق ہو گیا اور اس کے انوار و تجلیات میں محو اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حق سبحانہ کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوں اور عرض کر رہا ہوں کہ اے میرے رب کیا تو مجھ پر راضی ہے؟ تو میں نے یہ عظیم قدسی کلمہ سنا کہ

''میری دی ہوئی مصیبت پر تیرا راضی رہنا یہ میری عین رضا ہے''

کئی ایک ایسی ہی خوابوں میں زیارتیں ہوئیں کہ میں اس خطرے کی وجہ سے ان کے بیان سے قلم کو روکتا ہوں کہ کہیں ان کے نشر کرنے سے جو میرا مقصد

ہے اس کے خلاف کوئی نتیجہ اخذ نہ کر لیا جائے اور وہ مقصد ہے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بیان کرنا ''اپنے رب کی نعمت کو بیان کر'' تاکہ اے پڑھنے والے! تجھے محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لے جاؤں جو کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی محبت تک پہنچا دے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''تم فرماؤ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، تمہیں اللہ محبوب بنا لے گا''۔

یہ حال مجھ پر اس طرح رہا یہاں تک کہ 1344ھ/1925ء آ گیا جس میں مجھے ٹیلی فون مرکز کفر الزیات میں بطور عامل بدل دیا گیا اور ایک مدت کے بعد مجھے قلم المرور میں بدل دیا گیا، پھر قلم المباحث میں اور یہ انقطاع کا وقت جاری رہا، بدوں اس کے کہ وہاں اطاعات میں کوئی روحانی ذوق ہوا اور میں ایک وقت سے دوسرے وقت پر بدل کر دُرودشریف پڑھتا رہا اور زمانہ بغیر توقف اور مہلت کے چلتا ہے۔

پھر میں مرکز زفتی میں 1347ھ/1928ء (بلوک امین) میں منتقل کر دیا گیا اور دن کتنی جلدی اور سال کتنی سرعت سے گزرتے ہیں اور یہ دُرودشریف میرے دل میں رچے ہوئے اور میرے ذہن میں لٹکے ہوئے ہیں یہاں تک کہ مطافی طنطا کی طرف 1348ھ/1929ء میں منتقل ہوا تو میں کافی مدت تک چھوڑے رکھنے کے بعد پھر ان دُرودوں کی طرف لوٹنے کا جذبہ پاتا ہوں، فلک اپنا دورہ کرتا رہا۔

پس میں 1349ھ/1930ء میں جیزہ کے اس ادارہ میں منتقل ہوا جو کہ نو عمر مجرموں کیلئے اصلاحی اور تربیتی ادارہ ہے اور کچھ وقت کے بعد میں بکھرے ہوئے اوراق سے دُرودشریف جمع کرنے لگا اور جو کچھ میرے حافظہ میں موجود تھا اور

اس جمع کرنے کے دوران میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ایک کھلی جگہ میں لوگوں کو دائیں بائیں کچھ تقسیم فرما رہے ہیں اور میں آپ کے دائیں جانب کھڑا تھا تو آپ نے میری طرف دیکھا کہ گویا جو کچھ میرے جی میں تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بھانپ لیا کہ میں دوسروں کی طرح چاہتا ہوں کہ مجھے کچھ عطا ہو تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تجھے ایک ورقہ دے دیا جس میں سب کچھ ہے تو میں نے اس سے سمجھا کہ یہ ان درُودوں کی طرف اشارہ ہے۔

1367ھ/1948ء میں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک طویل خواب میں دیکھا کہ اس کے دوران آپ مجھے فرما رہے ہیں کہ تو کیا چاہتا ہے؟ تو میں نے عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ ان درُودوں پر نظر فرمائیں، تو آپ نے قبول فرمایا اور فرمایا کہ میں نے انہیں دیکھ لیا۔

پھر میں ان کی موجودہ حالت پر انہیں لکھنے اور ترتیب دینے میں لگ گیا اور چند مہینوں کے بعد ایک اور خواب میں، میں نے آپ کی زیارت کی اور آپ سے ان کی طباعت کا اذن مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''انہیں چھاپ دے''۔

یہ درُودوں کا واقعہ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام، اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اجازت اور علوی فیض ہے۔ اس میں میری کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی ان حالات کا مقابلہ کر سکتا ہوں، ایک جلوہ ہے کہ عنایت خداوندی نے اس سے میرے دل کو روشن فرمایا تو یہ فیض میری زبان پر جاری ہو گیا اور میں نے پہلی مرتبہ کی طباعت مین ذکر کیا تھا کہ اس کی طباعت ایسی حالت میں ہوئی جس کا ذکر کرنا حکمت کے خلاف ہے اور اس کے پہچاننے کا تجھے شوق ہو گا

کیونکہ وہ نصیحت سے خالی نہیں جب کہ یہ لوگوں کی دنیا میں اچھی مثالوں اور کار خیر میں اچھے نمونہ سے خالی نہیں اور گفتگو میں احتیاط کے ساتھ میں تیرے لئے ان بعض واقعات سے پردہ اٹھاتا ہوں جو اس کی طباعت کے معاملہ میں رونما ہوئے۔

اس کا طباعت کا اذن طلب کرنے والی خواب کے بعد ایک شخص آیا جو اجنبی تھا، میرے اور اس کے درمیان گفتگو کے بعد اس نے درُودوں کی کتاب کی اشاعت کے کام کا اہتمام کیا اور میں نے کتنے حیلوں سے اُس کا نام اور ذات کو معلوم کرنا چاہا لیکن اس نے انکار کیا اور کہا ''میں نہیں چاہتا کہ مجھے میرے رب کے سوا کوئی پہچانے'' اور شاید بعض لوگ خیال کریں کہ یہ گفتگو محض خیالی اور وہمی ہے لیکن مجھے حق کیلئے ہمیشہ حق کہنے کی عادت ہے۔

رہی دوسری مرتبہ کی اشاعت تو اس کی کہانی اور زیادہ عجیب وغریب ہے۔ جب پہلی اشاعت ختم ہوگئی تو مجھ سے بکثرت مطالبہ کیا گیا اور لوگ اس بات کی تصدیق نہیں کرتے تھے کہ وہ ختم ہو چکی ہے اور میں اس کے دوبارہ چھاپنے کے متعلق حیران تھا کہ میرے پاس ایک اجنبی شخص آیا جو پہلے کی بجائے کوئی اور تھا، ایک چادر اور طاقیہ (بغیر گریبان کے ایک لباس کا نام) زیب تن کئے ہوئے تھا اور اس کی ذاتی حالت اس پر شفقت کی طالب تھی اور میرے اور اس کے درمیان بڑی نادر اور عظیم گفتگو کے بعد اس نے دوسری اشاعت کے تمام اخراجات برداشت کئے اور میں اس کی بھی ذات اور نام معلوم نہ کر سکا۔

رہی تیسری اشاعت تو اس کے تمام اخراجات الحاج احمد حسین الشمر لی نے رضائے خداوندی کیلئے برداشت کئے اور انہوں نے کئی مرتبہ مجھے ان کے نام کو ذکر کرنے بلکہ اشارہ کرنے سے بھی منع فرمایا، اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزاء دے اور

اجر عظیم عطا فرمائے۔

رہی چوتھی اشاعت تو اس کی طرف اشارہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ کاغذ اور طباعت کی ایسی حالت تھی کہ اسے بارگاہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بطور ہدیہ پیش کرنا صحیح نہیں اور اگر الحاج احمد الشمر لی نے، اللہ تعالیٰ انہیں عزت عطا فرمائے، اس کے امر کا تدارک نہ فرمایا ہوتا اور کئی قسموں سے اس کا اہتمام نہ کیا ہوتا تو ہم اسے نشر نہ کر سکتے اور نہ ہی اسے تقسیم کر سکتے۔

پانچویں اشاعت اللہ تعالیٰ کے فیض اور اس کی توفیق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے تھی اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے امید ہے کہ وہ اس کی اشاعت کا ہمیشہ اہتمام فرماتا رہے گا اور چاہئے کہ ہمیں کوئی دہشت اور اجنبیت محسوس نہ ہو کیونکہ یہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف کی برکت سے ہے، تو یہ آپ پر دُرود شریف کی برکت ہی ہے کہ میں نے پولیس اسیوط کا سپاہی ہونے کے باوجود اسے تحریر کیا اور میں نے اسے طبع کیا جبکہ میں کمزور ہوں اور کوئی دفعہ اس کی اشاعت کا تکرار کروں گا جبکہ میں ملازم ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف کی برکت سے ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے جماعت تلاوۃ القرآن الحکیم کی 1944ء میں بنیاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائی اور سورۃ فاتحہ، یٰسین، الرحمٰن، الواقعہ، الملک، الجن، ق، السجدہ، الدخان، لقمان، الفتح، النور، یوسف، مریم، الکہف، النمل، یونس اور الاسراء کی تفسیر لکھنے، رسالۃ الارواح اور کتاب قطف الازھار کی توفیق مرحمت فرمائی حالانکہ میری مہارت اور تجربہ اس میں سے کسی چیز کا بھی اہل نہیں بلکہ یہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف پڑھنے کی برکت ہے اور یہ تمام مطبوعات تمام اسلامی ممالک میں تقسیم ہو رہی ہیں اور یہ بعض فضائل ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف پڑھنے کے جنہیں ذکر کرنے کا خیال آیا اور یہاں مجھے یہ ذکر کرنا بھی بھولا نہیں کہ میں نے اکابرین وقت کی خدمت میں طریق قوم کا سلوک کیا، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور انہیں راضی فرمائے۔

جو کچھ زیادہ چاہے تو اسے کتاب "ملکوت اللہ مع اسماء اللہ" کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور میرے دوستوں میں سے کسی نے اس مقدمہ کو پڑھ کر میرے کان میں کہا کہ تو نے جو خوابیں ذکر کی ہیں یہ تو اسرار کی وہ باتیں ہیں جن کا ذکر مناسب نہیں تو میں نے اس کے کان میں کہا کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے حق کی قسم کہ میں نے جو کچھ ذکر کیا یہ اسرار نہیں جبکہ میں نے تجھ سے کہہ دیا کہ میرا مقصد مسلمان کو اس کے رب کی اطاعت اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی طرف راغب کرنا ہے۔

بے شک مجھے علم ہے کہ کسی شخص کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کیلئے وہی پسند نہ کرے جو کہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ لوگوں میں ایسے مردان میدان بھی ہیں جن کے دلوں کے آسمان صاف اور ان کے نفسوں کی زمین روشن ہوتی ہے تو وہ اپنی ارواح کی بیداری میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم بیداری میں دیکھتے ہیں نہ کہ خواب میں اور آپ سے حالات کی درستی کے متعلق سوال کرتے ہیں تو آپ انہیں امور کی طرف ہدایت فرماتے ہیں جن میں ان کی دنیوی اور اخروی سعادت ہو، تو میرا ساتھی خاموش ہو گیا اور مجھ سے مزید کچھ مانگا، تو میں نے اس سے کہا کہ آپ مجھے اسرار چھپانے کا کیسے حکم دیتے ہیں حالانکہ آپ مجھ سے مزید مانگتے ہیں تو اس نے طلب میں مبالغہ کیا تو میں نے کہا اس گفتگو کو بصیرت، ذوق اور انوار و اسرار والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔

یہاں میں نے اپنے ساتھی کو چھٹی طباعت کے وعدے پر چھوڑ دیا، وہ آیا اور اس نے منقطع گفتگو کو ملانے کا مطالبہ کیا اور کافی بحث وتمحیص کے بعد میں نے اسے کہا کہ جب حقائق کو چھپانے کا معاملہ طویل ہو چکا تو ایک دن ان کا ظہور ضرور ہوگا اور جبکہ میرا دوست کلام کو چاہنے والوں میں سے تھا، میں نے اس سے کہا کہ ہمیں اعمال کی ضرورت ہے، اقوال کی نہیں تو اس نے کہا مجھے مزید معرفت عطا کریں۔ میں نے کہا کہ ہمارے پاس معرفت قرآن پاک کے راستہ کے بغیر نہیں آ سکتی تو اس نے کہا کہ یہ تو کافی نہیں۔ میں نے کہا کہ ہمارے پاس حکمت، خاموشی، شب بیداری، روزہ رکھنے، نیکی کرنے اور فقیروں، بیوگان اور یتیموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے آتی ہے اور دوسری بار میں تجھے عمل کی اور بے مقصد گفتگو ترک کرنے کی تاکید کرتا ہوں۔

اس نے کہا مجھے کچھ اور بھی بتائیں تو میں نے کہا اپنے لئے قرآن پاک سے دُرود مقرر کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف پڑھ جتنا ہو سکے اور سب سے پہلے مساکین پر صدقہ کر اگرچہ آدھی روٹی ہو اور بات ختم ہوگئی لیکن میرا دوست اپنی عادت کے مطابق معرفت چاہتا ہے اور مزید مانگتا ہے تو میں نے اسے کہا معرفت کا سب کچھ کہا بھی نہیں جاتا اور نہ یہ کہ جو کچھ کہا جائے اس کا وقت بھی آ گیا ہو اس کا مستحق موجود ہو اور میں نے اس سے قرآن پاک کی تلاوت کا مطالبہ کیا اور یہ کہ خیرات کرے اگرچہ آدھی روٹی ہو اور اس کے بعد وہ ساتویں اشاعت میں باقی بات پوری کرنے کیلئے آئے اور لیجئے یہ ساتویں اشاعت ہے اور میرا ساتھی باقی بات کو پورا کرنے کیلئے ابھی تک نہیں آیا۔

تعجب ہے کہ مدت لمبی ہوگئی اور غالب گمان یہ ہے کہ وہ ہرگز نہیں لوٹے

گا، کس لئے بھاگتا ہے، کیا روزی میں سے نصف روٹی کی وجہ سے کہ اسے مسکین یا یتیم پر خیرات کرے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیرات کرنے والوں کے دفتر میں لکھا جائے یا اس تکلیف کی وجہ سے جو میں نے اسے قرآن پاک بعض آیات کی تلاوت کیلئے دی ہے کہ وہ ذاکروں کے دفتر میں لکھا جائے۔ بے شک خیرات ایک سواری ہے جو کہ سفر خرچ کو آخرت تک پہنچاتی ہے اور اللہ کریم ہے، سخاوت اور اچھے اخلاق کو پسند فرماتا ہے اور اسی طرح ہر شخص کو ہماری کتابوں کا دیکھنا حرام ہے جسے ہمارے جیسا ذوق نہیں کیونکہ جب تک وہ ظن وتخمین میں ہے اس کا یقین میں کوئی حصہ نہیں۔ کیا میرا ساتھی بھول گیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''صلہ ان کے اعمال کا'' نہ کہ ان کے فہم اور گفتگو کا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی ملکوتی نعمتیں سونے والوں کو نہیں دی جاتیں اور پوری خرابی ہے اسے جو غافلوں کی صحبت اختیار کرتا ہے، بے شک میرا ساتھی جانے والوں کے ساتھ چلا گیا اور اسی وجہ سے اسرار، امانت والے بہتر لوگوں کے سوا کسی کیلئے مباح نہیں اور یہاں تک کہ پورا ہوا جس کا لکھنا اللہ تعالیٰ نے ہم پر آسان فرمایا یہاں تک کہ اب آٹھویں اشاعت میں انشاء اللہ عظیم ملاقات کا احسان فرمائے گا اور یہ آٹھویں اشاعت ہے۔

پھر مجھ سے منقطع گفتگو کو ملانے کا مطالبہ کیا گیا تو میں نے اپنے حافظے میں کسی ایسی چیز کو کریدا جسے لکھوں لیکن لکھنے کو کچھ نہ ملا اور قلم نے نافرمانی کی حالانکہ اس کی ہمیشہ میرے ساتھ اطاعت کی عادت ہے پھر مجھے اونگھ سی آ گئی، میں نے ایک شکل آتی ہوئی دیکھی تو میں نے کہا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں تیری طبع سلیم ہوں اور چونکہ میں سمجھ نہ سکا اُس نے کہا میں تیری روح ہوں جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔ میں نے کہا تجھ پر اللہ کا سلام ہو، اے وہ جو میں ہوں اور میں وہ۔

تجھ پر سلام ہواے وہ ذات کہ تو وجود کیلئے ظاہر ہوا جب ظاہر ہوا، مجھے وہ دکھا جو میں نہیں جانتا اور مجھے وہ سکھا جو میں نے نہیں دیکھا۔ اے پس پردہ چھپنے والی روح مجھے انس عطا کر پھر میں خوب رویا اور رونے میں کتنی راحت اور فرحت ہے تو اس نے مجھ پر سلام لوٹایا پھر کہا تو کیوں روتا ہے، کیا تجھے 65 برسوں کے درمیان رونا کافی نہ ہوا، دل کی پاکیزگی اور نفس کی صفائی کو اپنے اوپر لازم کر، اور جو کچھ کھویا گیا، خیالوں میں اس کے پیچھے نہ لگو اور اپنے دل کو آنے والے کے متعلق مصروف نہ کر اور دنیوی مظاہر کا اہتمام نہ کر اور مسکرا، تیرے ساتھ زندگی مسکرائے گی اور اگر تو رونا چاہے تو تیرے سوا تیرے ساتھ ہرگز کوئی نہیں روئے گا اور جب تو چاہے کہ اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ پہچانے تو دیکھ کہ خدا کا مرتبہ تیرے نزدیک کیسا ہے اور جب تو لوگوں کے نزدیک اپنا مقام پہچاننا چاہے تو دیکھ کتنے لوگ بغیر کسی حاجت کے تیری ملاقات کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک حق ہے کہ ''لوگ سو اونٹوں کی طرح ہیں، شاید تجھے ان میں کوئی سواری کے قابل ملے'' اور میں نے اس سے حکمت اور فضل خطاب کی طلب کی تو اس نے کہا ابھی ہم اس سے پردہ نہیں اٹھاتے اور ابھی ہم انہیں خیموں میں پردہ نشین رہنے دیتے ہین، پس تو مجاہدہ کو مشاہدہ کرے گا تو جو بیٹھ رہا دور ہو گیا، جزایں نیست بندہ اپنے رب کو اسی وقت پہچانے گا جب اپنے دل میں کسی دوسرے کی جگہ نہ پائے اور زندگی ریل گاڑی کے مشابہ ہے جس کے مختلف درجوں والے بے شمار ڈبے ہوں اور آخر کار سب کے سب سفر کے اختتام پر پہنچ جاتے ہیں اور زندگی اپنے اندر کی مشقوں اور سفروں کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے، تو اس میں سے اپنے حصہ پر راضی ہو جا، تجھ پر مصیبتیں اور خطرات آسان ہو جائیں گے اور ان لوگوں پر کتنی مشکلیں آسان ہو گئیں جو کہ قضاء وقدر کی

حکمت پر ایمان لے آئے اور میں نے اس سے مزید طلب کیا تو اس نے بات چلاتے ہوئے کہا اے اسرار کے طالب! تدبیر اور گہری نظر سے قرآن پڑھ، پردے اٹھ جائیں گے اور تو انوار سے محفوظ ہو گا اور پھر یہ کہتے ہوئے آواز بلند کی کہ میرے قریب آ، اے میرے جسم اور میری زندگی کی صورت میں تجھے غیب بعید کے کناروں سے خطاب کر رہا ہوں اور میں تجھ سے عقل کو خطاب کرتا ہوں اور جان کہ خوابوں کے مشاہدات اور خدائی حکمتیں طاقت بشریہ کے مطابق ہی ہوتی ہیں اور شرع کی حدوں پر ٹھہر جانا زیادہ بہتر اور سلامتی والا ہے تو اللہ کی عبادت کر، خالص اسی کا ہو کر، خبردار اللہ ہی کیلئے خالص بندگی ہے اور جان کہ اس عبادت میں بہتری نہیں جس میں علم نہیں اور اس علم میں کوئی بہتری نہیں جس میں فہم نہیں اور بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرے اسے غفلت اور لمبی نیند سے نجات دیتا ہے تو اے میرے جسم ہلکی نیند والا ہو جا، بے شک نگہبان فرشتے تیرے اردگرد چیخ رہے ہیں اور ساری کائنات متحرک ہے اور یہ کہہ کر پکار رہی ہے کہ صبح قریب ہو گئی اور فجر اپنے نور سے روشن ہو گئی اور چمک اٹھی تو نماز کی طرف آ، نماز کی طرف آ۔

یہاں مجھے جاگ آئی تو مؤذن کہہ رہا تھا حی علی الفلاح حی علی الفلاح (فلاح کی طرف آؤ، فلاح کی طرف آؤ) الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم (نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے) اور باقی بات کو پورا کرنے کیلئے نویں اشاعت میں ملاقات ہو گی انشاءاللہ العزیز۔

اس کے بعد نویں اشاعت کے مقدمہ کو جلد پورا کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور اللہ جانتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں کیا لکھوں اور نہ یہ کہ کس گوشہ سے شروع

کریں اور اپنی عادت کے خلاف گہری نیند میں بہہ گیا اور کچھ ہی دیر بعد میں نے ایک جسم کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا اور صاف ظاہر نہیں ہو رہا تھا، میں اسے گھبرا گیا کیونکہ وہ میری زندگی سے ایک صورت ہے، وہاں میں نے عالم بالا کی روح کا دھچکا سا محسوس کیا اور میں نے ایک سبزہ زار دیکھا جس کی مٹی سے رضوان کی مہک آ رہی تھی اور میں نے ایک نور اٹھتا ہوا دیکھا جس سے اندھیرے روشن ہو گئے اور میں نے ایک باوقار اور پرسکون آواز سنی، کہنے والے نے کہا کہ متحیر غمگین پر سلام ہو جو کہ قرآن کریم کا خادم ہے، کیا وجہ ہے کہ میں تجھے غم اور پریشانی میں دیکھ رہا ہوں، مجھے صحیح خبر دے، ہوسکتا ہے کہ تکلیف کی تخفیف ممکن ہو، تو میں نے اپنی محبت کی زبان سے اپنے دل سے کہا کہ اس کا میرے حال کو جاننا مجھے مانگنے سے بے نیاز کر دیتا ہے تو اس نے مجھے کہا کیا تجھے پسند نہیں ہے، کہ تو فی ملکوت اللہ (اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں) ''انوار الحق'' کے ساتھ ''انوار الیقین'' دیکھے۔

یہاں میں نے خیموں میں بند حکمت کی طلب کی طرف اپنی ہمت کے مطابق پرواز کی تو میں نے وہاں اسرار کے طالبوں کا کافی ہجوم دیکھا، اس سے زیادہ ہجوم نہیں ہوگا اور کہا گیا پاسپورٹ کہاں ہے؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میری محبت (ہی پاسپورٹ ہے)۔

جب بحث طویل ہوئی تو مجھے کہا گیا کہ تو اسرار چھپائے گا؟ میں نے کہا ہاں، اور جب اس نے گفتگو کا ارادہ کیا تو بغیر ارادہ کے مجھے جاگ آ گئی، میرے دل میں انوار الحق کے ساتھ انوار الیقین مل چکے تھے۔ عنایت ربانی چاہتی ہے کہ کتاب انوار الحق کی نویں مرتبہ اشاعت کی جائے اور اس کے انوار چمک رہے ہیں۔

پس مجھے شرح صدر ہوئی اور میری روح کو ایسی طاقت ملی کہ پہلے کبھی

نہیں ملی اور اس کا اثر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کتاب کو نکالنے کی توفیق دی جو کہ سالہا سال پردے میں رہی باوجود یہ کہ اس کی اشاعت کا اذن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے پہلے ہی ہو چکا تھا اور وہ کتاب ''فی ملکوت الله مع اسماء الله'' ہے اور اسی کے ساتھ انوار الحق، انوار الیقین کے ساتھ ملے، دونوں اللہ کے ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف پڑھنے کی طرف ہدایت دیتے ہیں اور یہ دسویں اشاعت ہے اور میں قلم روکتا ہوں، مجھے خیالات ہی خیالات کھینچ رہے ہیں، معلوم نہیں کون سے لکھوں اور کون سے چھوڑوں، پھر میرا نفس سکون نہیں پاتا مگر اس صورت میں کہ میں اپنے پڑھنے والوں کو حی و قیوم کی توجہ کرنے کی نصیحت کروں، وہ جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، جس نے اپنی حکمت و مراد کے مطابق اپنے بندوں کے افعال جاری فرمائے تو اس نے جو چاہا ہو گیا اور جو نہ چاہا نہ ہوا، یہ کہ لوگ اپنی جانوں کو راحت دیں اور اسی کے حکم کو تسلیم کر کے اور افضل عبادات سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر اپنے دلوں کا علاج کریں اور یہ کہ لا الہ الا اللہ سے وابستگی حاصل کریں، کیونکہ یہ اللہ سبحانہ کے ہاں سب سے پر امید کلمہ ہے اور یہاں میرے ساتھی نے مجھے کہا تو کب تک لکھے گا؟ کیا جو کچھ لکھ چکا وہ کافی نہیں؟ میں نیا کہا لکھوں گا اور لکھوں گا، شاید جو بات مجھے اور پڑھنے والوں کو نفع دے، میں نے ابھی لکھی ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ کی برکت سے اور اس کے نام ''علی قدیر'' کے ساتھ میں انوار کی طبعۂ عاشرہ یعنی دسویں اشاعت کو دربار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے دوستوں کی خدمت میں ہدیہ پیش کرتا ہوں، امید کرتا ہوا کہ آئندہ طباعت میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی زیارت خیر کے ساتھ کروں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

اے عزیز قاری! پھر ہم نے گیارہویں اشاعت موجودہ ظرفوں میں پیش کی جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے صبر کی حد اور اس پر ہمارے ایمان کی وجہ سے فی الواقع ہمارا امتحان ہے اور ہمیں بات کو ان ظروف تک ملانے کی گنجائش نہیں لیکن ہم دلی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف یہ مانگتے ہوئے متوجہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اس پردے کو اپنے مسلمان بندوں سے اٹھا دے اور ہمارے دشمنوں، دین کے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرمائے اور یہ کہ کافر غاصبوں سے ہماری سرزمین کو پاک فرمائے اور بارہویں اشاعت پر ملاقات تک۔

پھر مجھ سے بارہویں اشاعت کے خطبہ کا مطالبہ کیا گیا اور دو ہفتہ تک میں لکھنے کا ارادہ کرتا رہا لیکن لکھ نہ سکا اور میں نے آج کے آنے والے سے پوچھا ہمیں علم والی نصیحت کرے تو اس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ میں نے کہا یہ تو مشکل اور محال ہے تو اس نے کہا اللہ سے ڈرو جتنا تم سے ہو سکے۔ میں نے کہا پھر کیا کریں، کہا اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور بات ملاتے ہوئے کہا، چاہئے کہ مقام کے مطابق بات کی جائے۔ کلام کو لمبا کرنے میں ہمتیں ہار جاتی ہیں اور بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جب تو واصل ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو آ میں تجھے خبر دیتا ہوں کہ وہاں کیا ہے اور تیرے لئے بیان کرتا ہوں کہ یہ سفر کیسے ہوگا اور تجھے خبردار کی طرح کوئی خبر دینے والا نہیں ہے، تجھ پر کچھ نہیں سوائے اس کے کہ تو نیت کو خالص کرلے۔

اور جان لے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرودشریف پڑھنا ہر بہتری کی کنجی، ہر روزی کا دروازہ، ہر خوفزدہ کیلئے امن اور ہر مغموم کیلئے راحت ہے اور آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرودشریف پڑھنے سے بیداری اور خواب میں آپ کی زیارت کی خوشخبری ثابت ہوجاتی ہے، پس دُرودشریف کے چشمہ جاری سے پانی پی اور سیرابی حاصل کر اور اس کی تلاوت میں کھوجا اور اس کے معنوں کو سمجھ اور اپنے دل کو محبت اور نور سے بھرلے، ہدایت وسعادت حاصل کرلے گا اور تیرہویں اشاعت ہمارے ان اوقات میں ظاہر ہوئی جن کے پردے اٹھے نہیں اور بادل چھٹے نہیں لیکن وہ وقفہ جس میں یہ اشاعت ظاہر ہوئی، ایک نئی عادت کے ساتھ ممتاز ہے کہ نفس میں امید کو ابھارتا ہے اور امداد قریب کی بشارت دیتا ہے پس ایمانی دعوت عام طور پر بلند ہوگئی کہ اطراف عالم اس کا جواب دیتے ہیں، زبانیں اس کے ذکر میں مصروف ہیں اور وہ ایک علامت بن گئی جو کہ شعار علم کی طرف بلند ہے اور ایک روحانی ہتھیار جو کہ جنگی ہتھیاروں سے آگے ہے، یہ وہ ہے جو وقتی طور پر ہمارے دل میں ڈالا گیا اور کچھ کلام باقی ہے جو آئندہ اشاعت میں مذکور ہوگا انشاء اللہ العزیز اور اب چودھویں اشاعت آتی ہے، پس مجھ سے منقطع گفتگو کو ملانے کا مطالبہ کیا گیا اور میں حاضر ہوں۔

اے میرے سردار پڑھنے والے میں تیری ملاقات کروں گا گویا کہ ہم قضاء وقدر کے ساتھ ایک وعدہ پر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دعا کو قبول فرمایا اور امید کو ثابت فرمایا اور مسلمانوں اور عرب میں اپنی روح پھونکی، پس ان کی بکھری قوتوں کو جمع فرمایا اور ان کی صفت کو ایک کیا، ان کا نشانہ تیز کیا، پس وہ اپنی غنودگی سے بیدار ہوئے اور اپنی غفلت سے اٹھے اور عظمتوں میں داخل ہوئے تاکہ شہروں کو پاک کردیں۔

اللہ کی عزت سے وابستگی اختیار کرتے ہوئے اللہ کی عنایت کا ان پر سایہ

ہواور اس کی رعایت ان کی حفاظت فرمائے اور ان کے دل پر امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کیلئے مدد ثابت فرمائے اور انہیں اہل بدر کی سی عزت عطا فرمائے اور ان کی وجہ سے مسجد اقصیٰ کو پاک فرمائے جبکہ ان کے اسلاف کی بدولت فتح مکہ میں مسجد حرام کو پاک فرمایا اور یہ امداد اللہ کے ساتھ ایمان لانے کی فضیلت، اس کی طرف لوٹنے اور اس پر بھروسہ واعتماد کئے بغیر حاصل نہیں ہوتی کیونکہ جو کچھ اللہ کے دربار میں ہے اس کی اطاعت کے بغیر نہیں مل سکتا اور نہیں ہے امداد مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ نعمت کو پورا، امید کو اور جو کچھ کہ اپنے مومن بندوں کے ساتھ نصرت، کامیابی اور فتح قریب کا وعدہ فرمایا ہے سچا فرمائے اور اسلام کے پرچم کو بلند فرمائے اور سلام جہانوں میں بلند مرتبہ اور خوب متحرک ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے پندرہویں اشاعت میں تجھ سے ملیں گے۔ ''اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے گناہ اور ہمارے معاملہ میں ہماری زیادتیوں کو بخش دے اور ہمیں ثابت قدم فرما اور کافروں پر ہمیں فتح ونصرت عطا فرما''۔ (آمین)

اس گفتگو کے بعد یہ معلوم ہوا کہ لوگوں نے پندرہویں اشاعت کی مسرت وشوق میں انتظار کی، اس امید پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبّ ان کی طرف لوٹے تا کہ انہیں قلبی واردات اور حسین مشاہدات بیان کرے مگر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے جوارِ رحمت میں پرہیز گاروں اور نیکو کاروں کے ساتھ چن لیا تھا جن کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ''بیشک پرہیز گار باغوں اور نہروں میں ہیں'' سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور اور یہ کتاب انوار الحق جو کہ ربانی مہک اور نبوی موتی ہے، کہ سولہویں اشاعت ہے۔ اس شیخ کی جس نے اللہ سے محبت کی تو اس نے اسے چن لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں وارفتہ

ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ان کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کر دیا۔

البتہ شیخ (عبدالمقصود محمد سالم) دعوت الی اللہ اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک حسین قائد تھے، انہوں نے ساری زندگی قرآنِ پاک کی مجالس اللہ تعالیٰ کے ذکر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف پڑھنے اور یتیموں اور فقیروں کی دیکھ بھال میں پوری کر دی یہاں تک کہ 26 شعبان المعظم 1397ھ بمطابق 11 اگست 1977ء جمعۃ المبارک کی رات کو اپنے مالک کی بارگاہ کی طرف انتقال کیا اور ان کی وفات اس واقعہ کے بعد ہوئی جس میں انہوں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں سینے سے لگایا ہوا ہے اور بوسہ دے رہے ہیں اور عنقریب ملاقات کی بشارت سنا رہے ہیں اور آپ سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاہ عنا کی مسجد مبارک کے قریب امیر سیف الدین کے مزار کے پہلو میں انوار و تجلیات سے معمور اپنی قبر شریف میں دفن کئے گئے اور اگر میں بھول جاؤں تو زندگی بھر یہ ہرگز نہیں بھول سکتا کہ میں نے ان کے زیر سایہ بیس سال گزارے ہیں، مجھے ان کے ہاتھوں سے خیرِ کثیر حاصل ہوئی اور مجھے ان کی دامادی کا شرف بھی حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا بیان ہے کہ میں نے اپنے آقا و مولیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ کی دائیں جانب سیدنا امام علی کرم اللہ وجہہ الکریم کھڑے تھے۔ میں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا اور میں نے آپ کے دستِ مبارک میں اپنا ہاتھ رکھا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے میرے چچا شیخ عبدالمقصود نے آپ کا خادم مقرر کیا ہے تو آپ نے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ میں نے قبول کیا اور میں راضی ہوں۔

اس خواب کو 12 سال گزرنے کے بعد سیدی شیخ عبدالمقصود نے مجھے پابند کیا کہ میں ان کے بعد بارِ امانت اُٹھاؤں اور دعوت الی اللہ اور محبت رسول صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم میں میں آپ کا خلیفہ بنوں اور یہ دارالجماعت قرآنِ پاک کی تلاوت اللہ تعالیٰ کے ذکر اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف سے معمور رہے اور مجھے آپ نے وصیت فرمائی کہ ہم ہمیشہ قرآن پاک کی سورتوں کی تفسیر کی مفت اشاعت میں مصروف رہیں، اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے معنوں کی وضاحت کی نشرواشاعت کے ساتھ اوراسی طرح آپ کی باقی تالیف شدہ کتابوں کی اشاعت میں مصروف رہوں اوران میں سے آپ کی آخری کتاب ''راحۃ الارواح'' ہے جو کہ نفسوں اور روحوں کی ہدایت کنندہ اور ہرزخم سے دلوں کو شفاء دینے والی ہے اور جس کا مواد جمع کر دیا تھا اور لوگوں سے اس کی طباعت کا وعدہ فرمایا تھا اور عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ ظاہر ہوگی۔ یہ ساری صورت حال ہے۔

آپ کے فیض کے انوار ہمیشہ روشن، آپ کی مدد شاملِ حال اور آپ کی روحانیت ہم پر جلوہ ریز رہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف ہدایت دیتی رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ کا قرب عطا فرماتی رہے۔

گفتگو کو ختم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور سوال ہے کہ ہمارے مولیٰ صاحبِ انوار الحق پر رحم فرمائے اور نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ اعلیٰ علیین میں ان کے درجات بلند فرمائے اور مرسلین پر سلام ہو اور تمام خوبیاں اللہ کیلئے ہیں جو کہ سب جہانوں کا پروردگار ہے اور سترہویں اشاعت پر ملاقات کا وعدہ رہا۔ انشاء اللہ العزیز۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

المخلص الخادم الامین

محمد محمود عبد العلیم

اردو ترجمہ:۔ حضرت مولانا سید محمد محفوظ الحق شاہ مدظلہ العالی

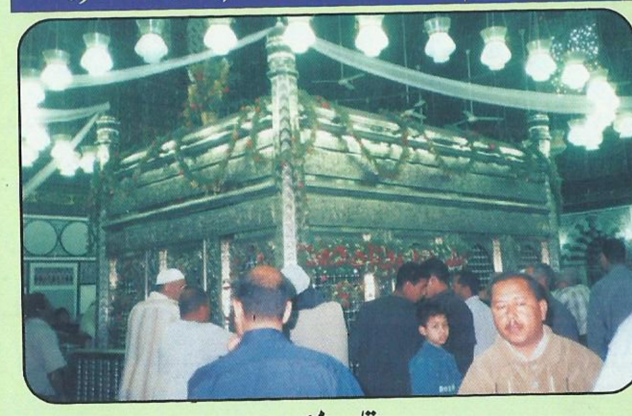
نسب شریف کے دُرودوں کا واقعہ

حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے زندگی میں بے شمار مصائب وآلام در پیش ہوئے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل وکرم کہ مجھے ہمیشہ صبر واستقامت اور قوت ایمانی جیسی نعمتوں سے نوازتا رہا۔ رب تعالیٰ جب بندوں کو پریشانیوں میں یا مصیبتوں میں ڈالتے تو میں ہمیشہ ان پریشانیوں اور مصیبتوں کے پس پشت اُس کی حکمتوں کو محسوس کرتا اور اِن مصیبتوں کے دوران اُس کے لطفِ خفی کو یاد کرتا۔ انسانی فطرت کسی بھی مصیبت کے سامنے مضطرب وپریشان نظر آتی ہے اور ایمان اور صبرِ جمیل جیسی نعمتیں اُس وقت اُس شخص کو بھول جاتی ہیں سوائے اُن لوگوں کے کہ جن کی اللہ تبارک وتعالیٰ خود حفاظت فرمائے۔

اِس مرتبہ مجھ پر ایک ایسی مصیبت کا نزول ہوا جس کی وجہ سے قریب تھا کہ میں صبر واستقامت جیسی نعمتوں سے محروم ہو جاتا۔ اِس مصیبت کی مدت طویل ہوئی اور پریشانی میں دِن گزرتے رہے، اِنہی ایام میں ایک وحشت ناک خواب بھی دیکھی لیکن اِس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری مدد فرماتے ہوئے مجھے الہام فرمایا کہ میں یہ پڑھوں۔ "اللھم بحق نبینا و سیدنا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب...... نسب شریف کے آخر تک" اُس کے بعد پڑھوں "اللھم ارفع عنا ھذا البلاء" اے اللہ مجھ سے یہ پریشانی دُور فرما۔ پھر کبھی خواب میں دیکھتا کہ میں فضا میں اونچی پرواز کر رہا ہوں اور اِن مصائب اور پریشانیوں کو امن وسلامتی سے عبور کر رہا ہوں۔ اِن خوابوں کے مشاہدے کے دوران اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے کبھی ایسا بھی القاء ہوتا کہ میں یہ پڑھوں۔ "اللھم صل وسلم و بارك علی سیدنا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب......" جس کے

پڑھنے سے مجھے راحت وخوشی محسوس ہوتی اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِس نسب شریف کو پڑھنے سے مجھ میں ٹھہراؤ آ جاتا۔ پھر ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ظہر کی نماز قاہرہ کی جامع مسجد حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ نماز کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب مبارک کے دُرود شریف کو کئی بار پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ اِس کے بعد گھر روانہ ہوا اور گھر پہنچنے کے بعد مجھے اونگھ آ گئی، دیکھتا ہوں کہ میں سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجد مبارک میں آپ کے روضہ اَقدس کے سامنے کھڑا ہوں اور آپ کی روحِ مبارک سے مخاطب ہو کر کہہ رہا ہوں، "السلام عليك يا امير المؤمنين ورحمة الله وبركاته" جس کے بعد اچانک ایک گرج دار آواز یہ کہتے ہوئے مسجد کی فضاؤں کو ڈھانپ لیتی ہے "وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته" اِس جوابِ مبارک سے مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ میرا یہ دُرود پاک آپ کی بارگاہ میں پڑھنا قبول ہو گیا ہے۔ فاعتبرت هذا الرد الكريم دليلا على قبول هذه الصلوات

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سرِ اقدس کا روضہ شریف



قاہرہ، مصر

حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اِس واقعہ کے بعد میں نے ہمیشہ کیلئے اپنا معمول بنالیا کہ مجھے جب بھی کوئی مشکل یا پریشانی پیش آتی تو نسب شریف کے دُرودِ مبارک کا وِرد شروع کر دیتا حتیٰ کہ اس کی برکت سے میری ساری مشکلیں اور پریشانیاں دُور ہو جاتیں اور مجھے فتح وکامیابی نصیب ہوتی۔

قارئین کرام! حضرت شیخ عبدالمقصو محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ بالا واقعہ کی روشنی میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب شریف کے دُرودِ پاک کی فضیلت واہمیت کا آپ کو بھی اندازہ ہو چکا ہوگا۔ اِسی اہمیت کے پیشِ نظر اِس عظیم وبابرکت دُرود پاک کو کتاب ھذا کی زینت بنایا جارہا ہے۔

مدینہ طیبہ طاہرہ میں اس بندۂ ناچیز (افتخار احمد حافظ قادری) کے مُرشدِ گرامی حسنی، مدنی شہزادے، ولی کامل، حضرت الشیخ السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمهودی مدظلہ العالی ہمیشہ اس دُرود پاک کو کثرت سے پڑھنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ حتیٰ کہ اِس دُرودِ پاک کی عظمت وفضیلت کے پیشِ نظر آپ نے ایک مرتبہ اس بندہ کو تحریر بھی فرمایا۔ "يقرأ صلوات النسب الشريف" کہ دُرود نسب شریف کی تلاوت کی جائے اور محافلِ دُرود وسلام میں یہ دُرودِ پاک کم ازکم سو (100) مرتبہ ضرور پڑھا جائے۔

تحدیثِ نعمت کے طور پر عرض ہے کہ بحمداللہ یہ دُرودِ پاک اِس بندہ ناچیز کے اوراد میں شامل ہے اور اُس کی اہمیت کے پیشِ نظر اس کو کثیر تعداد میں شائع کروا کر تقسیم بھی کیا گیا۔ میری آپ سے گزارش و درخواست ہے کہ آپ بھی اِس عظیم وبابرکت دُرودِ پاک کو پڑھنے کی سعادت حاصل کریں اور دُرود وسلام کی محافل میں بھی اِس دُرودِ پاک کو پڑھنے کا معمول بنایا جائے اور اِس کو شائع کروا کر عام وخاص حضرات میں تقسیم کیا جائے۔

صلوات النسب الشريف

نسب شریف کے درودِ پاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
عَظِيْمِ الْاٰبَاءِ مِنْ سَيِّدِنَا اٰدَمَ اِلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ ★

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
ابْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ حَكِيْمِ
ابْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ
ابْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ
ابْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ اِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ
ابْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ ★

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ كَرِيْمِ الْاُمَّهَاتِ مِنْ سَيِّدَتِنَا السَّيِّدَةِ حَوَّاءَ اِلٰى
سَيِّدَتِنَا السَّيِّدَةِ اٰمِنَةَ بِنْتِ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ
ابْنِ زُهْرَةَ بْنِ حَكِيْمِ ★

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَوْلَادِهٖ سَيِّدِنَا
الْقَاسِمِ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ وَسَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ ★

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَبَنَاتِهٖ سَيِّدَتِنَا السَّيِّدَةِ
زَيْنَبَ وَسَيِّدَتِنَا السَّيِّدَةِ رُقَيَّةَ وَسَيِّدَتِنَا السَّيِّدَةِ
اُمِّ كُلْثُوْمٍ وَّسَيِّدَتِنَا السَّيِّدَةِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
اُمِّ مَوْلَانَا الْاِمَامِ الْحَسَنِ وَمَوْلَانَا الْاِمَامِ الْحُسَيْنِ
وَسَيِّدَتِنَا السَّيِّدَةِ زَيْنَبَ ★

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَعَلٰى عَمَّيْهِ
خَيْرِ النَّاسِ سَيِّدِنَا حَمْزَةَ وَسَيِّدِنَا الْعَبَّاسِ ★
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اٰلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ
بَرَكَاتُهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ★

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ
سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ★

درود

سیدنا علی رضی اللہ عنہ

صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَ
اَنۡبِيَائِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جَمِيۡعَ
خَلۡقِهٖ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَآلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ
عَلَيۡهِ وَ عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ
وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

درود

سیدنا عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

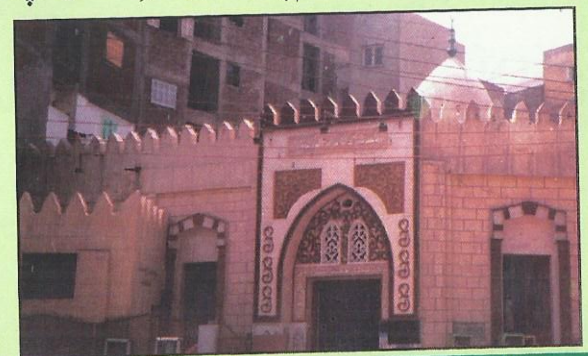
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ السَّابِقِ
لِلۡخَلۡقِ نُوۡرُهٗ وَ رَحۡمَةٌ لِّلۡعَالَمِيۡنَ
ظُهُوۡرُهٗ عَدَدَ مَنۡ مَضٰى مِنۡ خَلۡقِكَ وَ
مَنۡ بَقِىَ وَمَنۡ سَعِدَ مِنۡهُمۡ وَمَنۡ شَقِىَ
صَلَاةً تَسۡتَغۡرِقُ الۡعَدَّ وَ تُحِيۡطُ بِالۡحَدِّ
صَلَاةً لَّا غَايَةَ لَهَا وَلَا مُنۡتَهٰى وَلَا انۡقِضَاءَ
صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ
صَحۡبِهٖ وَسَلِّمۡ تَسۡلِيۡمًا مِثۡلَ ذٰلِكَ

سیدالاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں روزانہ چالیس ہزار مرتبہ دُرُود شریف پیش کرنے والی عظیم شخصیت

ولیِ کامل **حضرت شیخ احمد الزواوی المصری** رضی اللہ عنہ

قطبِ ربانی حضرت سیدی امام عبدالوہاب الشعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ احمد الزواوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں روزانہ 40000 چالیس ہزار مرتبہ دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ ہم کثرت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرُود شریف کا ہدیہ ارسال کرتے ہیں یہاں تک کہ حالتِ بیداری میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ تشریف فرما ہوتے ہیں اور ہم آپ کے ساتھ صحابہ کرام کی مانند مجلس کرتے ہیں۔

حضرت شیخ احمد الزواوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک ملک مصر کے شہر **"دمنہور"** میں ہے۔ الحمدللہ اس مقام پر بھی حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔



حضرت شیخ احمد الزواوی رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک کا بیرونی منظر

بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں

شرفِ قبولیت پانے والی
لازوال شہرت اور اہمیت
کی حامل

چند کتابوں کا
مختصر تعارف



اَلتَّفَكُّرُ وَالْاِعْتِبَارِ فِىْ فَضْلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامُ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

اس کتاب کے بارے میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتاب کے مؤلف، مراکش کے ولیٔ کامل، حضوری بزرگ، حضرت سیدی احمد بن ثابت المغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وعدہ فرمایا کہ جو شخص درود وسلام کی اِس کتاب کو پڑھے گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس شخص کے ضامن ہو جائیں گے۔

برکت حاصل کرنے کیلئے کتاب مذکورہ سے صرف تین صیغے درج کئے جاتے ہیں۔ اِن کو اپنے وِرد میں شامل فرمالیا جائے۔

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِىْ لَوْلَاهُ مَا كَانَتْ اَرْض'' وَلَا سَمَاء''

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِىْ هُوَ شَفِيْق'' عَلَى الْاُمَّةِ وَسَيِّدُ الْيَتَامٰى

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُؤْنِسُنَا بِهَا فِى الْقَبْرِ حِيْنَ نُمْسِىْ عَدَمًا

التفكر والاعتبار

فى

فضل الصلاة والسلام على سيدنا محمد
النبي المختار صلى الله عليه وسلم

(تأليف)

الفقيه الزاهد ، سيدى أحمد بن ثابت المغربى
رحمه الله آمين

طبع بمطبعة
مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر

ناشر طبعه ـ محمد أمين عمران
محرم سنة ١٣٤٩ هجرية

83 سال قبل مصر سے شائع ہونے والی کتاب "التفکر والاعتبار" کے سرورق کا عکس

دلائل الخیرات شریف

دلائل الخیرات وہ عظیم کتاب ہے جو دنیا کے کونے کونے میں پڑھی جاتی ہے۔ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اِس بابرکت کتاب کی قبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض خوش بختوں کو اِس کتاب کی خود اجازت فرمائی۔

حضرت سیدی الصدیق الفلالی، اُمی ولی اللہ ہوگزرے ہیں۔ آپ کو مکمل دلائل الخیرات حفظ تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ ''**ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علمہ ایاہ مناما**'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں خواب میں خود دلائل الخیرات شریف پڑھائی تھی۔

''**کشف الظنون**'' میں دلائل الخیرات کے بارے میں تحریر ہے کہ درُودِ پاک کے متعلق یہ ایک ایسی کتاب ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

دلائل الخیرات شریف کے مصنف حضرت سیدی محمد بن سلیمان الجزولی الشاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیگر وظائف کے علاوہ کثرت سے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں درُود وسلام کا نذرانہ پیش فرماتے جس کی وجہ سے آج تک آپ کی قبرِ مبارک سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم مبارک پر تحریر ہونے والی دُرود وسلام کی بابرکت ومقبول کتاب ''اوائل الخیرات''

حیدر آباد، دکن کے ایک بزرگ حضرت محمد عبدالغفور خان نامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے بچپن سے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود وسلام پڑھنے کا ذوق وشوق تھا۔ اس کی برکت وفضیلت سے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی بار خواب اور بیداری میں مجھ پر کرم فرمایا کہ اپنی زیارتِ مبارکہ کا شرف بخشا اور اِس سے بڑھ کر آپ کی مہربانی اور کرم نوازی کہ مجھے شرفِ تکلم سے بھی سرفراز فرمایا۔

ایک بار سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ تم دُرود وسلام کی ایک کتاب لکھو اور اُس کا نام ''**اوائل الخیرات**'' رکھو جو سات حصوں پر مشتمل ہو جیسی محمد بن سلیمان الجزولی کی ''**دلائل الخیرات**'' ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ''**روح القدس**'' کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہاری یہ کتاب اللہ تبارک وتعالیٰ اور میرے نزدیک مقبول ہوگی۔



عشق رسول ﷺ میں ڈوبی حضرت علامہ یوسف اسماعیل النبہانی رضی اللہ عنہ کی جملہ کتب کی قبولیت

حضرت علامہ یوسف اسماعیل النبہانی رضی اللہ عنہ دلائل الخیرات شریف کی شرح کے ابتدائیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ پر اللہ تبارک تعالی کا بہت زیادہ فضل و کرم اور مہربانی ہے کہ اُسی کی توفیق سے میں اس وقت تک 60 سے زائد کتب تحریر کر چکا ہوں اور وہ سب کی سب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے دین متین کی خدمت میں ہیں اور پھر اُسکی توفیق اور فضل و کرم سے یہ کتابیں شائع ہو کر عالم اسلام میں پھیلیں اور انکو شرف قبولیت حاصل ہوا اور لوگ اُن سے مستفیض ہو رہے ہیں اللہ تبارک تعالی اور اُس کے حبیب اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ان کتابوں کی قبولیت کی سب سے عظیم نشانی یہ ہے کہ مجھے ان کتابوں کی تالیف کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مبارکہ کا شرف حاصل ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ پر کمال مہربانی فرماتے ہوئے متعدد بار اپنی زیارت سے سرفراز فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی ان کتابوں میں سے کئی کتابیں صرف درود و سلام کے موضوع پر تحریر کیں۔ برکت حاصل کرنے کیلئے ان کتابوں کے ناموں کا ذکر کرتے ہیں۔

1. افضل الصلوات علی سید السادات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
2. سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
3. صلوات الثناء علی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
4. جامع الصلوات فی سید السادات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
5. صلوات الاخیار علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
6. الصلوات الالفیہ فی الکمالاتِ المحمدیۃ
7. صلوات المخاطبات الجامعہ لدلائل النبوۃ والمعجزات
8. الدلدلات الواضحات علی دلائل الخیرات وشوارق الانوار فی ذکر الصلاۃ علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زیارتِ نبوی ﷺ

"اَلکُنُوزُ المُحَمَّدِیَّۃ لِرُؤیَۃِ خَیرِ البَرِیَّۃِ"

زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے چند وظائف پر مشتمل ایک بابرکت کتاب ہے، جس میں آیاتِ قرآنیہ، مدحیہ اشعار، دعائیں اور درُودِ پاک کے مجموعوں کا ایک گلدستہ پیش کیا گیا ہے۔ ان میں چند درُودِ پاک ایسے بھی ہیں جو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوبوں کو القائی طور پر عطا ہوئے ہیں۔

درج ذیل درُودِ پاک اللہ تبارک وتعالیٰ نے 1416ھ مسجد نبوی شریف میں کتاب "اَلکُنُوزُ المُحَمَّدِیَّۃ لِرُؤیَۃِ خَیرِ البَرِیَّۃِ" کے مرتب ایک حسنی مدنی بزرگ حضرت السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمهودی مدظلہ العالی کو زیارتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے عطا فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیرِ العِبَادِ وَ بِجَاھِہٖ بَلِّغْنَا المُرَادَ

سیدُ الانبیاء والمُرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کیلئے

حضرت امام شرف الدین البوصیری الشاذلی رضی اللہ عنہ

کا **قصیدہ بُردہ شریف** پابندی سے پڑھا جائے

بیرونی منظر مزارِ مبارک حضرت امام شرف الدین البوصیری الشاذلی رضی اللہ عنہ
(اسکندریہ، مصر)

